مصنفہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

ناشر

ادارۂ اشرف العلوم ناناواڑہ کراچی

لاہور میں ملنے کا پتہ

ادارۂ اسلامیات ، انارکلی ، لاہور

من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ

الحمد للہ والمنة کہ رسالہ مبارکہ

شوق وطن

از تصانیف مقبولہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

مع تسہیل بماہ رجب ۱۳۶۹ھ

ادارہ اشرف العلوم مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی شائع ہو

فہرست مضامین

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی بشر المؤمنین برضائہ وسلی للمشتاقین بوعد لقائہ والصلوٰۃ والسلام علی محمدؐ ن الحبیب المحبوب الذی ھو وصلۃ بین الرب والمربوب، وعلی آلہ واصحابہؓ الفائزین بالمطلب الاقصیٰ، والمقصد الاسنیٰ۔

امّا بعد تقریباً تین سال کا عرصہ ہوا کہ ضلع مظفرنگر میں طاعون بشدت پھیلا اور ساتھ ہی وہ شدت عرصہ تک قائم بھی رہی۔ اور ہمارا قصبہ تھانہ بھون بھی جو مظفرنگر ہی کے ضلع میں ہے۔ اسی میں شامل تھا۔ طاعون کی شدت کثرت سے عام طور پر لوگوں میں پریشانی تھی۔ کوئی بستی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور کوئی بھاگنے کو تیار تھا۔ کوئی حیرت و وحشت میں مبتلا تھا۔ غرض عجیب سماں تھا چونکہ شریعت مقدسہ اسلامی نے تمام روحانی تکلیفوں اور باطنی امراض کے علاج کی ذمہ داری لی ہے۔ اور یہ تکلیفیں پیدا ہوتی۔ ہیں صبر کی کمی۔ اور خداتعالیٰ پر بھروسہ میں کمزوری اور حکم الٰہی پر راضی نہ رہنے سے۔ اور یقین کے نہ ہونے سے۔ اور ان سب کا اصل سبب صرف دنیا کی طرف رغبت اور آخرت کی طرف سے بے رغبتی ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ ہر بیماری کا

علاج اس کے سبب کو دور کرنا ہے چنانچہ حضور کے ارشاد حُبُّ الدنیا رأس کل خطیئۃ (دنیا کی محبت جڑ ہے تمام گناہوں کی) اور ارشاد اکثروا ذکر ھاذم اللذات (زیادہ کرو یاد لذتوں کے فنا کرنے والی کا یعنی موت کی) کا راز یہی ہے۔ ان سب باتوں پر نظر کر کے بندہ نے اسی قاعدہ کے موافق عام خلقت کی اصلاح کی طرف توجہ کی۔ اور وعظ نصیحت کے جلسوں میں آخرت کی نعمتوں کی طرف رغبت دلانا شروع کیا ہے

جس سے دنیا وی لذتوں سے بے رغبتی پیدا ہو جانے کی خود بخود امید تھی۔ اور ان آخرت کی نعمتوں کے ملنے کا موت پر موقوف ہونا اور اس وجہ سے موت کا بھی نعمت ہونا بیان کیا گیا۔ نیز ان آخرت کی نعمتوں کی شرح میں قبر اور قیامت اور بہشت کے حالات۔ اور مومن کے لئے جو جو بشارتیں آئی ہیں ان کا بیان ہوا۔ اور اسی سلسلہ میں مومن کی مصیبتوں اور بیماریوں کی خصوصاً طاعون کے متعلق فضیلتیں اور ان سب پر جو آخرت کے اجر اور ثواب اور حق تعالیٰ کے قرب اور مقبولیت کے وعدے آئے ہیں جن پر ان آخرت کی نعمتوں اور خوشخبریوں کی بنا ہے۔ یہ سب مضمون وقتاً فوقتاً وعظوں میں دل بہلانے والوں کو سنائے۔ جس سے کھلا ہوا اور فوری نفع دیکھنے میں آیا۔ اور عام عورتیں سننے والیوں کی ڈھارس بندھ گئی۔ اور خوشی اور اطمینان کے آثار ان میں نظر آنے لگے اور سب پریشانی سکون سے بدل گئی۔ لوگ کسی درجہ میں موت کے مشتاق نظر آنے لگے۔ جب ان لوگوں کے لئے وہ مضامین اس درجہ مفید ثابت ہوئے تو خیال ہوا کہ کئی برس سے ہندوستان

میں وقتاً فوقتاً بہت جگہ طاعون کا غلبہ ہوتا رہتا ہے۔ اور نہ معلوم کب تک ایسا
رہے گا۔ اور اکثر لوگ جہاں جہاں طاعون پھیلتا ہے ان ہی پریشانیوں اور
خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جس سے نقصان آخرت کا تو ہوتا ہی ہے کہ صبر و
توکل وغیرہ نہیں ہوتا۔ دنیا کی زندگی بھی تلخ ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر جگہ کے لوگ
اس مقوی روح اور مقوی قلب نسخہ کے حاجتمند ہیں تو اگر وہ مضامین جن سے
یہاں کے لوگوں کو نفع ہوا تحریر میں لا کر دیگر جگہ کے لوگوں کے پاس بھی پہنچا دئے
جائیں تو حق تعالیٰ سے بہت امید ہے کہ انکو بھی نفع ہوگا لہٰذا ان مضامین کے
جمع کرنے کا پختہ ارادہ ہوا۔ لیکن اس وجہ سے کہ وہ مضامین مختلف وقتوں میں
بیان ہوئے تھے یہ ناممکن تھا کہ وہ سب بجنسہ اور انکی شرح اور بسط کے
ساتھ لکھ لئے جائیں۔ لہٰذا ارادہ کیا کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی
ایک کتاب ہے جس کا نام شرح الصدور ہے اس قسم کی حدیثیں چھانٹ
کر اردو زبان میں ان کا عام فہم ترجمہ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے بھی اصل
غرض پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ تقریباً تیئیس حدیثیں اس قسم کی جمع کرنے پایا تھا
کہ ایک جلد کتاب شرح الصدور مذکور کی مصر کی چھپی ہوئی ایک دوست
سے مل گئی جس کے حاشیہ پر شیخ جلال الدینؒ ہی کا ایک چھوٹا سا رسالہ
بشری الکئیب چھپا ہوا تھا جس میں خاص وہی مضامین ہیں جو بعد
موت کی بشارتوں سے تعلق رکھتے ہیں یہ رسالہ چونکہ میری مذکور غرض کے
زیادہ موافق تھا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ بجائے شرح الصدور سے
مضامین منتخب کرنے کے اس رسالہ کے ایک کافی حصہ کا اردو ترجمہ

کر دیا جائے اور کہیں کہیں بطور کسی مضمون کی تائید کے یا کسی مضمون کو پورا کرنے کے یا کسی مضمون کی شرح کرنے کے دوسری کتابوں سے بھی کچھ مضامین لے لئے جاویں۔ جن کو اصل مضامین کا تابع اور ضمنی سمجھنا چاہئیے۔
یاد رکھنا چاہیئے کہ جس مضمون کے ساتھ کسی کتاب کا حوالہ نہ ہو۔ اس کو رسالہ بشری الکئیب ؑ کا مضمون سمجھنا چاہیئے اور جس مضمون کو کسی دوسری کتاب سے لیا گیا ہوگا اس کے ساتھ اس کتاب کا نام بھی لکھ دیا جائے گا۔
اور میری اس کتاب کا نام ,,شوق وطن" اس وجہ سے اچھا معلوم ہوا کہ آخرت ہمارا اصلی وطن ہونے کی وجہ سے شوق کرنے کے قابل ہے۔ جس کو ہماری غفلت نے بالکل بھلا دیا ہے۔ اور اس کتاب میں اس غفلت کو دور کر کے اصلی گھر کا شوق دلایا ہے۔ اب امید ہے کہ یہ کتاب بفضلہ تعالے اس کام کی ہوگی کہ ایسے خوف اور گھبراہٹ کے موقعوں پر اگر اس کو پڑھا یا سنا جاوے یا چھوٹے یا بڑے مجمع میں پڑھ کر سنائی جاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ بجائے غم کے خوشی اور بجائے وحشت کے دل بستگی اور بجائے پریشانی کے اطمینان و سکون پیدا ہو جائے گا۔ اور اس کتاب میں کئی باب ہیں اور واضح رہے کہ گو مضمون اس کتاب کا عام فہم اور اردو میں ہے مگر ترجمہ کے ساتھ حدیثوں کی اصل عبارت بھی لکھی گئی ہے اور اس سے برکت کی امید بھی ہے۔ اور یہ زیادہ اطمینان و احتیاط کی بات بھی ہے۔ اور جہاں ترجمے سے زیادہ کوئی بات لکھی گئی ہے اس شروع پر صرف ف اور ختم پر فقط لکھ دیا گیا ہے اللہ تعالے اس کتاب کو جس طرح

کہ اس سے امید کی گئی ہے اس غرض کا یعنی آخرت کے شوق کا ذریعہ بنادیں
اور شوق کے ساتھ آخرت کے لیئے تیاری کرنے کی توفیق دیں اور اس توفیق
پر اپنا قرب اور مقبولیت عطا فرماویں۔ آمین
راقم الحروف یعنی احقر محمد مصطفٰے التسہیل کنندہ شوق وطن عرض کرتا ہے
کہ میری رائے ناقص میں مناسب معلوم ہوا کہ کتاب ھذا کے اخیر میں
چند مضامین حضرت مصنف مدظلہٗ کے بعض واعظوں میں سے بھی
نقل کر دیئے جائیں جو تسکین قلب اور رفع غم و رنج اور شوق آخرت
پیدا کرنے کے لئے اکسیر ثابت ہوئے ہیں۔ اور ان سے بعض غمزدوں
کو ایسا نفع ہوا کہ کسی چیز سے نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ ناظرین ملاحظ فرمائیں گے
انشاء اللہ تعالے ان مضامین کے ساتھ اس وعظ کا حوالہ بھی دیا جائے
گا جس سے وہ مضامین نقل کیئے جائیں گے۔

پہلا باب امراض ومصائب کے ثواب میں

عن ابی سعید عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ حضرت ابو سعید پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کو کوئی مشقت اور تعب اور فکر اور رنج اور اذیت اور غم نہیں پہنچتا یہانتک کہ کانٹا بھی لگ جاوے جس میں اس کے گناہوں کا کفارہ نہ ہوتا ہو۔ روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔

عن جابرؓ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لام السائب لا تسبی الحمّٰی فانہا تذہب خطایا بنی آدم کما یذہب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم (مشکوٰۃ)

ترجمہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سائبؓ سے فرمایا کہ بخار کو برا مت کہو وہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسا بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے روایت کیا اس کو مسلم نے

عن انس قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری (مشکوٰۃ)

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں یعنی آنکھوں کی مصیبت میں گرفتار کرتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو اس کے عوض میں جنت دیتا ہوں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

عن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلے المسلم ببلاءٍ فی جسدہٖ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان کسی بلائے جسمانی یعنی مرض وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتہ کو (جو اس کے اعمال صالحہ لکھا کرتا تھا) حکم ہوجاتا ہے کہ جو نیک کام یہ پہلے سے (یعنی حالت صحت میں کیا کرتا تھا وہ سب لکھتے رہو پھر اللہ تعالے

فان شفاه غسله وطهره وان قبضه غفر له ورحمه رواه في شرح السنة (مشكوة)

اگر اس کو شفا دیتا ہے تو اس کو پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر وفات دیتا ہے تو اس کے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرماتا ہے روایت کیا اس کو شرح السنۃ میں

عن محمد بن خالد السلمی عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة لم یبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره علی ذلك حتی یبلغه المنزلة التي سبقت له من الله رواه احمد وابو داؤد (مشكوة)

ترجمہ محمد بن خالد اپنے باپ اور دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے کیلئے کوئی مرتبہ اللہ تعالے کی طرف سے تجویز ہوتا ہے جس پر وہ اپنے عمل کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالے اس پر اس کے جسم پر یا اس کے مال یا اس کی اولاد میں کوئی بلا مسلط کر کے اس کو صبر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس مرتبہ پہنچ جاتا ہے روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے

عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یود اهل العافیة یوم القیمة حین یعطی اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم کانت قرضت في الدنیا بالمقاریض

ترجمہ حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز جس وقت اہل مصیبت کو ثواب عطا ہوگا اس وقت اہل عافیت تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی (تاکہ ہم کو بھی ایسا ہی ثواب ملتا)

رواہ الترمذی مشکوٰۃ

روایت کیا اس کو ترمذی نے

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوب العبد و لم یکن لہ ما یکفرھا من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرھا عنہ رواہ احمد (مشکوٰۃ)

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور اس کے پاس کوئی نیک عمل ایسا ہوتا نہیں جو ان کا کفارہ ہو سکے تو خدا تعالیٰ اس کو کسی غم میں مبتلا فرماتا ہے تاکہ ان کا کفارہ ہو جائے روایت کیا اس کو احمد نے

دوسرا باب طاعون کی فضیلت میں

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ کل مسلم متفق علیہ (مشکوٰۃ)

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون (سے) مسلمان کے لئے شہادت (کا درجہ ملتا ہے) روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھداء خمسۃ المطعون والمبطون و الغریق وصاحب الھدم والشھید فی سبیل اللہ

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم کے ہیں طاعون والا اور جس کو پیٹ کی بیماری ہو (جیسے اسہال استسقا) اور جو غرق ہو جائے (ڈوب جائے) اور جس پر مکان گر پڑے اور جو جہاد میں شہید ہو جائے

متفق علیہ	روایت کیا اس کو بخاری ومسلم نے ۔
عن عائشۃؓ قالت سألت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علے من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری (مشکوٰۃ)	ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی نسبت دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ یہ (بعض کے لئے) ایک طرح کا عذاب ہے کہ اللہ تعالے جس پر چاہتا ہے (بطور عذاب کے) بھیجتا ہے (اس بعض سے مراد کفار ہیں جیسا آگے مقابل مؤمنین اس کا قرینہ ہے) اور اللہ تعالے نے اس کو اہل ایمان کے لئے رحمت بنایا ہے جو شخص وقوع طاعون کے وقت اپنی بستی میں صابر اور امیدوار ثواب ہو کر اس اعتقاد سے کہ وہی ہوگا جو مقدر سے ٹھہرا رہے گا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا روایت کیا اس کو بخاری نے ۔

ف یہ ثواب صرف وہاں ٹھہرے رہنے اور نہ بھاگنے سے ملتا ہے گو اس میں مرے نہیں اور طاعون میں مرجانے کے فضائل اس کے علاوہ ہیں فقط

عن جابرؓ	ترجمہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد۔ (مشکوٰۃ)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا کہ جہاد سے بھاگنے والا اور اس میں ثابت قدم رہنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے

ف اس کے دونوں جملوں سے معلوم ہوا کہ طاعون والوں کو گھر بیٹھے جہاد کا ثواب ملتا ہے اور جہاد ثواب میں سب اعمال سے افضل ہے فقط۔

عن علیم الکندی قال کنت مع ابی عبس الغفاری علی سطح فرای قوما یتحملون من الطاعون قال یا طاعون خذنی الیک ثلاثا الحدیث رواہ ابن عبد البر والمروزی واحمد والطبرانی (شرح الصدور)

ترجمہ علیم کندی سے روایت ہے کہ میں ابو عبس غفاری کے ساتھ ایک چھت پر تھا۔ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ طاعون سے شہر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں فرمانے لگے اے طاعون تو مجھ کو لے لے (کہ میں متمنی ہوں) روایت کیا اس کو ابن عبد البر و مروزی و احمد و طبرانی نے شرح الصدور

تیسرا باب موت کی ترجیح میں حیات پر

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المومنین الموت اخرجہ ابن المبارک و ابن ابی الدنیا و الطبرانی والحاکم

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحفہ (مرغوبہ) ولپسندیدہ مسلمان کا موت ہے

عن محمود بن لبيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يكره ابن آدم الموت والموت خير له من الفتنة اخرجه احمد وسعيد بن منصور

ترجمہ محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی موت کو ناگوار سمجھتا ہے حالانکہ موت اس کے لئے دین میں خرابی پڑنے سے بہتر ہے

ف یعنی موت میں یہ نفع ہے کہ دین بگڑنے کا اندیشہ نہیں اور حیات میں اس کا خوف لگا ہے۔ خصوصاً جب اس کے اسباب بھی جمع ہوں نعوذ باللہ منہ فقط

عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدنيا سجن المؤمن وسنته فاذا فارق الدنيا فارق السجن والسنة اخرجه ابن المبارك والطبراني

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کا جیلخانہ اور مقام قحط ہے (کہ راحت اور نعمت دونوں کم ہیں) سو جب دنیا کو چھوڑتا ہے تو جیلخانہ اور مقام قحط کو چھوڑتا ہے (کیونکہ آخرت میں راحت اور نعمت دونوں کامل ہیں

عن انس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الموت كفارة لكل مسلم اخرجه (ابونعيم)

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت ہر مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے (کہ اس کی تکلیف سے گناہ معاف ہوتے ہیں کل یا بعض علی اختلاف الاحوال

عن ابی مالك الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللّٰهم حبب الموت الی من یعلم انی رسولك اخرجه الطبرانی	ترجمہ حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی جو شخص میرے رسول ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے موت کو اس کا محبوب بنا دیجئے۔
عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لہ ان حفظت وصیتی فلا یکون شئ احب الیك من الموت (اخرجه الاصبهانی)	ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری نصیحت یاد رکھو تو تم کو موت سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ ہونا چاہیئے۔
عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما شبهت خروج ابن ادم من الدنیا الا كمثل خروج الصبی من بطن امه من ذلك الغم والظلمة الی روح الدنیا اخرجه الحکیم الترمذی	ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے آدمی کے انتقال کرنے کو میں اس مثال کے مشابہ پاتا ہوں جیسے بچہ ماں کے پیٹ سے یعنی اس تنگی و تاریکی سے دنیا کی کشادگی میں آتا ہے (کہ آنے کے قبل اس کو بڑی راحت کی جگہ سمجھتا تھا۔ مگر دنیا کی راحت و لذت دیکھ کر پھر وہاں جانا نہیں چاہتا۔ اسی طرح دنیا میں رہ کر آخرت سے گھبراتا ہے مگر وہاں جا کر پھر یہاں آنا پسند نہ کرے گا۔

یہ تفسیر خود ایک حدیث میں آئی ہے اخرجہ
ابن ابی الدنیا مرفوعاً

ف یہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں ایک یہ کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موت کو حیات پر ترجیح ہے اور بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حیات کو موت پر ترجیح ہے مثلاً بخاری اور مسلم کی حدیث ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تمنا کرے کوئی تم میں کا موت کی کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو زندگی بڑھنے سے اور نیکیاں اس کی بڑھ جاوینگی۔ اور اگر گنہگار ہے تو شاید توبہ کی توفیق ہو جاوے اس سے صاف معلوم ہوا کہ موت سے زندگی ہی بہتر ہے۔ اس شبہ کا حل یہ ہے یہ کہ مختلف اعتبارات سے احکام بھی مختلف ہو جاتے ہیں زندگی میں نیکیاں بڑھ سکتی ہیں اور گناہوں سے توبہ ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث مذکور میں بھی یہی وجہ بیان کی گئی ہے اور موت اس کے برعکس ہے مگر یہ وجہ ترجیح کی ایک عارضی اور چند روزہ ہے اور اس اعتبار سے کہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہی تنگ و تاریک ہے جیسے دنیا کے مقابلہ میں ماں کا پیٹ تھا۔ اس اعتبار سے موت ہی کو ترجیح ہو سکتی ہے کیونکہ دنیا سے چھوٹنا اور اس تیرہ و تاریک گھر سے نکل کر فراخ اور اچھے گھر میں پہنچنا بلا موت کے ناممکن نہیں۔ اور دار آخرت کا یہ وصف کہ دنیا سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور دنیا اس کے سامنے کوئی چیز نہیں یہ وصف عارضی نہیں بلکہ ذاتی اور دائمی ہے اور ذاتی اور دائمی کی ترجیح عارضی اور فانی پر ظاہر ہے تو اس جواب سے دونوں حدیثوں میں مخالفت بھی نہیں رہی اور

موت کو زندگی کے ساتھ برابری بھی نہیں رہی بلکہ موت ہی کو ترجیح ہوئی۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ حدیث میں موت کی تمنا کرنے سے جو ممانعت آئی ہے تو اگر موت اچھی چیز ہوتی تو اس کی تمنا سے کیوں منع کیا جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسی حدیث میں یہ لفظ بھی ہے مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تمنا کرے موت کی بوجہ کسی مصیبت کے جو اس پر آ پڑی ہو یعنی کسی دنیوی تکلیف سے گھبرا کر موت کی تمنا نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ علامت ہے حکم الٰہی پر راضی نہ ہونے کی۔ تو اگر موت کی تمنا آخرت کے شوق کی وجہ سے ہو یا دنیا کی فتنوں سے بچنے کیلئے ہو تو منع نہ ہوگی۔ فقط اور ایک جواب اس کا اخیر کتاب میں زیر عنوان زیادتی عمر کے متعلق تحقیق بھی آتا ہے۔

چوتھا باب بعض مومنین پر شدت موت کی مصلحت میں

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن لیعمل الخطیئۃ فیشدد بہا علیہ عند الموت لیکفر بہا عنہ و ان الکافر لیعمل الحسنۃ فیسھل علیہ عند الموت لیجزی بہا اخرجہ الطبرانی وابونعیم (شرح الصدور)

ترجمہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ (بعض اوقات) مومن سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے سو اس کے کفارہ کے لئے اس پر موت کے وقت (نزع میں) شدت کی جاتی ہے۔ اور (بعض اوقات) کافر سے کوئی نیک کام ہو جاتا ہے تو اس کا صلہ دینے کے لئے موت کے وقت اس پر سہولت کی جاتی ہے

ف پس نہ شدت موت علامت مذمومہ ہے اور نہ سہولت مطلقاً علامت محمودہ ہے
بری ۱۲ آسانی ۱۲ بہر صورت ۱۲ اچھی

پس اس شدت سے طرح موت میں جو کہ اوپر مذکور ہے شبہ نہ کیا جاوے فقط۔
اس مضمون کی مزید تفصیل رسالہ تعریف التقطیف الثمرات فی تخفیف السکرات میں مذکور ہے
یہ رسالہ بھی حضرت مولف شوق وطن ہی کے افاضات میں سے ہے ۱۲

پانچواں باب نیکی کے وقت مومن کی عزت اور بشارت میں

عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان وجوھہم الشمس معہم اکفان من اکفان الجنۃ وحنوط من حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ مد البصر ثم یجیٔ ملک الموت یجلس عند راسہ فیقول ایتھا النفس المطمئنۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان فتخرج کما تسیل القطرۃ من السقاء

ترجمہ حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن دنیا سے رخصت اور آخرت کی آمد کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں۔ جن کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہوتے ہیں۔ ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہاں تک کہ منتہائے نظر کے فاصلے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت اس کے سر کے پاس آکر بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اے جان جس کو خدا کے حکموں پر اطمینان تھا اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل وہ اس طرح (آسانی سے) نکلتی ہے جیسا مشک سے (پانی کا) قطرہ* ڈھلک آتا ہے۔ گو تم

وان كنتم ترون غير ذلك
فيخرجونها فاذا اخرجها
لم يدعوها في يده طرفة عين
فيجعلونها في تلك الاكفان
والحنوط ويخرج منها كاطيب
نفحة مسك على وجه الارض
فيصعدون بها فلا يمرون
على ملاء من الملائكة
الا قالوا ما هذه الروح
الطيبة فيقولون فلان
بن فلان باحسن
اسمائه التي كانوا
يسمونه بها في الدنيا
حتى ينتهوا به الى السماء
التي تليها حتى ينتهي به
الى السماء السابعة
فيقول الله تعالى اكتبوا
كتابه في عليين و اعيدوه الى
الارض فيعاد روحه في جسده

(ظاہر ہیں) اس کے خلاف حالت دیکھو کہ شدت
سے جان نکلی تو وہ شدت جسم پر ہوتی ہے روح کو
(راحت ہوتی ہے) غرض فرشتے اس روح کو نکالتے
ہیں اور نکالنے کے بعد ملک الموت کے ہاتھ میں
چشم زدن کے لئے بھی نہیں چھوڑتے بلکہ اس بہشتی
کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں۔ اور اس سے خوشبو
ایسی نکلتی ہیں جیسے دنیا میں مشک کی تیز سے تیز
خوشبو ہو پھر وہ اس کو لیکر اوپر کو چڑھتے ہیں۔ سو
فرشتوں کے جس گروہ پر انکا گذر ہوتا ہے وہ پوچھتے
ہیں یہ پاکیزہ روح کون ہے۔ وہ اس کے اچھے سے اچھے
نام سے جو دنیا میں مشہور تھا بتلاتے ہیں کہ فلاں بن
فلاں ہے یہانتک کہ (اسی حالت سے) وہ اسکو
اس قریب والے آسمان (یعنی سماء دنیا) کی طرف
پھر وہاں سے سب آسمانوں سے گذار کر ساتویں
آسمان کیطرف لے جاتے ہیں اللہ تعالٰے کا ارشاد ہوتا ہے
کہ اس کا نام علیین میں لکھدو اور اس کو (سوال کے
قبر کے لئے) پھر زمین کی طرف لیجاؤ سو اس کی
روح بدن میں لوٹائی جاتی ہے (برزخ کے مناسب
نہ کہ دنیا کی طرح

نیاتیه ملکان فیجلسانه
فیقولان له من ربک
وما دینک فیقول الله
ربی والاسلام دینی
فیقولان له ما هذا
الرجل الذی بعث الیکم
وفیکم فیقول هو رسول
الله فیقولان له وما علمک
فیقول قرأت کتاب الله
تعالیٰ وامنت به وصدقته
فینادی منادٍ من السماء
ان صدق عبدی فافرشوا
له من الجنة والبسوه
من الجنة وافتحوا له
بابا الی الجنة فیأتیه
من ریحها وطیبها
ویفسح له فی قبره
مد بصره ویأتیه
رجل حسن الثیاب

پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں
اور اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا رب
کون ہے تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا
رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے پھر
وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی محمد صلے اللہ علیہ
وسلم) کون تھے جو تمھاری طرف اور تم
میں مبعوث ہوئے وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ
کے پیغمبر ہیں وہ کہتے ہیں تجھ کو کیسے معلوم
ہوا وہ کہتا ہے کہ میں نے قرآن پڑھا اور
اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی پھر
آسمان سے ایک منادی (منجانب اللہ)
ندا دیتا ہے کہ میرے بندہ نے صحیح جواب
دیا اس کے لئے جنت کا فرش بچھا دو
اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے
واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ
کھول دو پس اس کو جنت کی ہوا اور
خوشبو پہنچتی ہے اور منتہائے نظر تک
اس کے لئے قبر میں کشادگی ہو جاتی ہے
اور اسکے پاس ایک شخص عمدہ لباس

طيب الرائحة فيقول له
ابشر بالذي يسرك
هذا يومك الذي كنت
توعد فيقول له من انت
فوجهك يجئ بالخير
فيقول انا عملك الصالح
فيقول رب اقم الساعة
رب اقم الساعة حتى ارجع
الى اهلي ومالي۔
اخرجه احمد وابو داؤد والحاكم
والبيهقي وغيرهم

عمدہ خوشبو والا آتا اور اس سے کہتا ہے کہ
تجھ کو خبر مسرت کا مژدہ ہو یہ وہی دن
ہے جس کا تجھ سے وعدہ ہوتا تھا وہ
پوچھتا ہے تو کون ہے تیرے تو چہرہ ہی
خیر معلوم ہوتی ہے وہ کہتا ہے میں تیرا
عمل صالح ہوں میت بار بار کہتا ہے
کہ اے رب جلدی (قیامت قائم
کر دیجئے کہ میں اپنے اہل واموال میں
جاؤں (جو قیامت میں ملیں گے)
روایت کیا اس کو احمد اور ابو داؤد اور حاکم
اور بیہقی وغیرہم نے

عن جعفر عن محمد عن ابيه
ابن الخزرج عن ابيه قال
سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ونظر الى
ملك الموت عند رأس رجل
من الانصار فقال يا ملك الموت
ارفق بصاحبي فانه مومن فقال
ملك الموت طب نفسا

ترجمہ: جعفر محمد سے وہ اپنے باپ
ابن الخزرج سے وہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ملک
الموت کو ایک انصاری کے سرہانے
دیکھا اور فرمایا اے ملک الموت میرے
صحابی سے نرمی کرو کہ وہ مومن ہے ملک
الموت نے کہا کہ آپ دل خوش رکھئے

وقرعینا واعلم انی بکل مومن رفیق اخرجه الطبرانی وابن منده کلاهما فی المعرفة

اور آنکھیں ٹھنڈی رکھئے اور یقین کیجئے کہ میں ہر مسلمان کے ساتھ نرم ہوں۔

اخرج البراء عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان المؤمن اذا حضرته الملائكة بحريرة فيها مسك وعنبر وريحان فتسل روحه كما تسل الشعرة من العجين و يقال ايتها النفس المطمئنة اخرجي راضية مرضيا عليك الى روح الله وكرامته فاذا اخرجت روحه وضعت على ذلك المسك والريحان وطويت عليه الحريرة وذهب بها الى عليين

ترجمہ بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو اس کے پاس فرشتے ایک حریر لیکر آتے ہیں جس میں مشک و عنبر اور ریحان بسا ہوتا ہے اور اس کی روح اس طرح نرمی سے نکل آتی ہے جیسے آٹے سے بال نکل آتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اے جان جس کو خدا کے حکموں پر اطمینان تھا تو حق تعالیٰ کی رحمت اور سامان عزت کی طرف اس حالت میں چل کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پھر جب روح نکلتی ہے تو اسے مشک و ریحان پر رکھ کر اوپر سے وہ حریر لپیٹ دیا جاتا ہے اور علیین کی طرف اسکو لیجاتے ہیں۔

عن ابن جريج قال رسول الله صلے الله عليه وسلم لعائشة رضـ اذا عاين المؤمن الملائكة قالوا نرجعك الى الدنيا فيقول الى دار الهموم والاحزان قدموني الى الله تعالى اخرجه ابن جرير وابن المنذر في تفسيرهما

ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ جب مومن ملائکہ کو دیکھتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم تجھ کو پھر دنیا کی طرف واپس کر دیں (یعنی روح نہ نکالیں) وہ کہتا ہے کہ مقام غموم وہموم کی طرف (واپس کرتے ہو) مجھ کو تو اللہ تعا کی طرف لے چلو۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم اذا جاء ملك الموت الى ولي الله سلم عليه وسلامه عليه ان يقول السلام عليك يا ولي الله قم فاخرج من دارك التي خربتها الى دارك التي عمرتها اخرجه القاضي ابوالحسين بن الغريف وابوالربيع المسعودي (شرح الصدور)

ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ملک الموت خدا کے مقبول بندہ کے پاس آتے ہیں تو اسکو سلام کرتے ہیں اور ان کا سلام یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ السلام علیک یا ولی اللہ اٹھو اور اس گھر سے جس کو خالی کر دیا ہے اس گھر کی طرف چلو جس کو معمور کر دیا ہے (یعنی دار دنیا سے دار آخرت کی طرف۔

عن ابن مسعود

(ترجمہ) ابن مسعود رض سے روایت ہے

قال اذا اراد الله قبض
روح المؤمن اوحی الی
ملك الموت اقرئه
منی السلام فاذا جاء
ملك الموت لقبض روحه
قال له ربك يقرئك
السلام - اخرجه ابو القاسم
بن منده فی کتاب الاحوال (شرح الصدور)

کہ جب اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح
قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت کو
حکم ہوتا ہے کہ اس کو میرا سلام کہنا سو جب
ملک الموت اس کی قبض روح کے
واسطے آتے ہیں اس سے کہتے ہیں کہ تیرا
رب تجھ کو سلام فرماتا ہے (سبحان اللہ
کیا دولت ہے ایسی موت پر ہزار دل
زندگی قربان۔

عن زيد بن اسلم قال يؤتی
المؤمن عند الموت فيقال
له لا تخف مما انت قادم
عليه فيذهب خوفه
ولا تحزن علی الدنيا
ولا علی اهلها
وابشر بالجنة
فيموت
وقد اقر الله عينه
اخرجه
ابن ابی حاتم

ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے
کہ مومن کے پاس موت کے وقت
فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے اور ان کی
معرفت کہا جاتا ہے کہ جہاں تو جاتا ہے
وہاں سے ڈرنا نہیں سو اس کا خوف
جاتا رہتا ہے اور دنیا اور اہل دنیا
(کی مفارقت) پر غم مت کرنا اور جنت
کے مژدہ سے خوش ہو سو وہ ایسی حالت
میں مرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں
ٹھنڈی کر دیتا ہے (یعنی اس کو چین
دیتا ہے۔

وفی شرح الصدور عنہ ایضًا فی الآیۃ ان الذین قالوا ربنا اللہ الی توعدون قال یبشرہا عند موتہ وفی قبرہ ویوم یبعث فانہ لفی الجنۃ وما ذہبت فرحۃ البشارۃ من قلبہ

اور انہی آیت اِنَّ الَّذِینَ قَالُوا الخ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اوقات موت و دفن وحشر میں اس کو بشارت دیجاتی ہے سو جنت میں جانے پر بھی اس بشارت کی فرحت اس کے قلب سے نہ جاویگی

چھٹا باب مرنیکے بعد ارواح کی باہمی ملاقات و مکالمت میں

عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان نفس المؤمن اذا قبضت یلقاہا اہل الرحمۃ من عباد اللہ کما یلقون البشیر من اہل الدنیا فیقولون انظروا صاحبکم یستریح فانہ کان فی کرب شدید ثم یسألونہ ما فعل فلان

ترجمہ حضرت ابو ایوب انصاری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مؤمن کی روح قبض کی جاتی ہے تو خدا کے مرحوم بندے اس طرح آگے بڑھ کر اس سے ملتے ہیں جیسے دنیا میں کسی خوشخبری لانے والے سے ملا کرتے ہیں پھر (ان میں سے بعضے) کہتے ہیں کہ ذرا اس کو مہلت تو دو کہ دم لے لے کیونکہ (دنیا میں) یہ بڑے کرب میں تھا بعد اس کے اس سے پوچھنا شروع کرتے ہیں کہ فلانے شخص کا

وفلانة هل تزوجت فاذا سألوه
عن الرجل الذی قد مات قبله
فیقول انه قد مات ذاك قبلی
فیقولون انا لله وانا الیه
راجعون ذهب به الی امه
الهاویة فبئست الام وبئست
المربیة ـ
وقال ان اعمالکم ترد علی
اقاربکم وعشائرکم
من اهل الآخرة فان کان
خیرا فرحوا واستبشروا
وقالوا اللهم هذه فضلك
ورحمتك فاتمم نعمتك
علیه وامته علیها
ویعرض علیهم عمل المسیٔ فیقولون
اللهم الهمه عملا صالحا
ترضی به وتقربه الیك ۔
اخرجه ابن ابی الدنیا والطبرانی فی الاوسط

کیا حال ہے اور فلانی عورت کا کیا حال ہے
کیا اس نے نکاح کر لیا ہے پھر اگر ایسے شخص
کا حال پوچھ بیٹھے جو اس شخص سے پہلے مر چکا
ہے اور اس نے کہہ دیا کہ وہ تو مجھ سے پہلے
مر چکا ہے تو انا للہ پڑھ کر کہتے ہیں کہ بس اس
کو اس کے ٹھکانے یعنی دوزخ کی طرف لے
جایا گیا سو وہ جانے کی بھی بری جگہ ہے اور
رہنے کی بھی بری جگہ ہے۔ اور ارشاد فرمایا
ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے رشتہ دار
اور خاندان والوں کے سامنے جو کہ آخرت
میں ہیں پیش کئے جاتے ہیں اگر عمل نیک ہوا
تو خوش اور بشاش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں۔
کہ اے اللہ یہ آپ کا فضل اور رحمت ہے
سو اپنی یہ نعمت اس پر پوری کیجئے۔ اور
اسی پر اس کو موت دیجئے اور ان پر گنہگار
کا عمل بھی پیش ہوتا ہے سو کہتے ہیں کہ
اے اللہ اس کے دل میں نیکی ڈال جو تیری
رضا اور قرب کا سبب ہو جاوے۔

عن سعید بن جبیر

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے

قال اذا مات المیت استقبلہ ولدہ کما یستقبل الغائب اخرجہ ابن ابی الدنیا

کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کی اولاد (عالم ارواح میں) اس طرح اس کا استقبال کرتی ہے جیسے کسی باہر گئے ہوئے کا آنے کے وقت استقبال کیا کرتے ہیں

عن ثابت البنانی قال بلغنا ان المیت اذا مات احتوشتہ اہلہ واقاربہ الذین تقدموہ من الموتی فہم افرح بہ وہو افرح بہم من المسافر اذا قدم الی اہلہ اخرجہ ابن ابی الدنیا

ترجمہ ثابت بنانی سے منقول ہے کہ ہم کو یہ روایت پہنچی کہ جب کوئی مرتا ہے تو (عالم ارواح میں پہنچنے کے وقت) اس کے اہل اقارب جو پہلے مرچکے ہیں اس کو ہر چہار طرف سے گھیر لیتے ہیں اور وہ اس سے مل کر اور یہ ان سے مل کر اس مسافر سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ جو اپنے گھر آتا ہے۔

ساتواں باب تجہیز و تکفین کے وقت کے اعزاز میں

عن عمرو بن دینار قال مامن میت یموت الا وروحہ فی ید ملک ینظر الی جسدہ کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی بہ و

ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ جو میت مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں رہتی ہے اپنے جسد کو دیکھتی ہے کہ کیونکر اس کو غسل دیا جاتا ہے کیونکر کفن دیتے ہیں کیونکر لے کر چلتے ہیں اور

يقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك اخرجه ابو نعيم فى الحلية

لاش ابھی تختہ ہی پر ہوتی ہے کہ اس سے فرشتے کہتے ہیں کہ لوگ جو تیری تعریف کر رہے ہیں سن لے (کہ بشارت عاجلہ مقدمہ ہے خیر آئندہ کا)

ف اسی طرح کی روایت کہ اس سے فرشتے یہ بات کہتے ہیں حضرت سفیان سے بھی ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے مقصود ملائکہ کا اس قول سے اس وقت اس کا جاہ دکھلانا اور دل بڑھانا اور آئندہ کے لئے امید دلانا ہے

آٹھواں باب مومن کے محبوب ہونے میں آسمان کے نزدیک

عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من انسان الا له بابان فى السماء باب يصعد منه عمله وباب ينزل منه رزقه فاذا مات العبد المومن بكيا عليه اخرجه الترمذى وابو يعلى وابن ابى الدنيا

ترجمہ حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں۔ ایک دروازہ جس سے اس کے اعمال چڑھتے ہیں اور ایک دروازہ جس سے اس کا رزق اترتا ہے سو جب بندہ مومن مرجاتا ہے وہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔

نواں باب مومن کے محبوب ہونے میں زمین کے نزدیک

عن عطاء الخراسانی قال ما من عبد یسجد للہ فی بقعۃ من بقاع الارض الا شہدت لہ یوم القیامۃ وبکت علیہ یوم یموت۔ (اخرجہ ابو نعیم)

ترجمہ عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ جو شخص زمین کے کسی ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے وہ ٹکڑا قیامت میں اس کیلئے گواہی دے گا اور اس کے مرنے کے دن اس پہ روتا ہے

عن ابن عباس قال ان الارض لتبکی علی المؤمن اربعین صباحاً
اخرجہ ابن ابی الدنیا والحاکم (شرح الصدور)

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ زمین مؤمن (کے مرنے) پر چالیس دن تک روتی ہے۔

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المؤمن اذا مات تجملت المقابر بموتہ فلیس منہ بقعۃ الا وھی تتمنی ان یدفن فیہا
رواہ ابن عدی وابن مندہ وابن عساکر

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن جب مرجاتا ہے تمام مواقع قبر کے اس کے مرنے پر اپنی آرائش کرتے ہیں سو کوئی حصہ ان میں کا ایسا نہیں جو اس کی تمنا نہ کرتا ہو کہ وہ اس میں مدفون ہو۔

دسواںؔ باب جنازہ کے ساتھ فرشتوںؑ کے چلنے میں

عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان داؤدؑ قال الٰھی ما جزاء

ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ اس شخص کا کیا صلہ ہے

من شيّع ميتاً الى قبره ابتغاء مرضاتك قال جزائه ان تشيعه ملائكتي فتصلي على روحه في الارواح اخرجه ابن عساكر شرح الصدور

جو کسی میت کے ساتھ اس کی قبر تک تیری رضاجوئی کے واسطے جاوے ارشاد ہوا کہ صلہ اس کا یہ ہے کہ میرے فرشتے اس (کے جنازہ کے) ساتھ جاویں گے۔ اور اس کی روح پر اور (نیک) روحوں کے ساتھ دعا کریں گے۔

ف اس روایت میں فرشتوں کے ہمراہ جنازہ ہونے سے مطلق ہمراہی مراد نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو ہر میت کے ساتھ ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ہمراہی جو بطور اکرام کے ہو چنانچہ تشییع میت الی القبر ابتغاء لمرضات کے صلہ میں اس کا واقع ہونا قرینہ صریحہ ہے اس مراد کا۔ غرض ان ابواب ثلثہ اخیرہ کے آثار سے بھی میت مومن کا مکرم ہونا ظاہر و باہر ہے۔ کہ آسمان کے نزدیک اس کی کیسی عزت کہ اس کے ساتھ تعلق کم ہوئنے سے روتا ہے زمین کے نزدیک اس کی کیسی عظمت کہ اس کے عمل کی مفارقت پر بلکہ خود اس پر بھی اشکبار ہو پھر ہر حصہ اس کا اس کو اپنی آغوش میں رکھنے کی تمنا کرے فرشتوں کے نزدیک اس کی کیسی وقعت کہ خدم حشم کی طرح اس کے جنازہ کے ساتھ چلیں۔ ایسی مخلوقات عظیمہ حساً و رتبۃً کے نزدیک کسی کا معزز و محترم ہونا کیا کچھ تھوڑی بات ہے دنیا میں یہ بات کسی بڑے بادشاہ ہفت اقلیم کو بھی میسر نہیں جب مردہ کو ان اکراموں کی خبر ہوتی ہوگی معاینۃً یا سماعاً عالم آخرت کی کیسی کچھ قدر کرتا ہوگا اور دنیا کو کیسا کچھ حقیر سمجھتا ہوگا

اور یہاں سے وہاں چلے جانے کو غنیمت سمجھتا ہوگا وفی ذلک فلیتنافس
المتنافسون ٥ ولمثل ھٰذا فلیعمل العاملون اللہ توفیق دینے اور مدد
کرنے والا ہے یہاں تک سب ابواب کے مضامین عنوانات دفن سے
پہلے ہی واقع ہو جاتے ہیں جن میں بعضے بعد میں بھی مستمر رہتے ہیں فقط۔

گیارھواں باب قبر یعنی عالم برزخ کی حسی و معنوی نعمتوں میں

عن سعید بن المسیب ان
عائشۃ قالت یا رسول اللہ
انک منذ حدثتنی بصوت
منکر ونکیر وضغطۃ القبر
لیس ینفعنی شیء قال
یا عائشۃ ان صوت
منکر ونکیر فی اسماع
المؤمنین کالاثمد فی العین
وضغطۃ القبر
علی المؤمن کالام المشفقۃ
یشکو الیھا ابنھا الصداع
فتغمز راسہ غمزا رفیقا

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت
ہے کہ حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے جب سے
منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے کا مجھ
سے ذکر فرمایا ہے کوئی چیز مجھ کو (تسلی میں)
نافع نہیں ہوتی آپ نے فرمایا اے
عائشہ منکر نکیر کی آواز اہل ایمان کے
کانوں میں ایسی ہوگی جیسے سرمہ آنکھ
میں (لذت بخش ہوتا ہے) اور قبر کا دبا
مؤمن کے حق میں ایسا (راحت بخش)
ہوگا جیسے مادر مشفقہ سے بیٹا درد سر کی
شکایت کرے اور وہ اس کے سر کو نرم

ع مرنے کے بعد قبل قیامت تک کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنی درمیانی ۱۲

ولكن يا عائشة ويل للشاكين في الله كيف يضغطون في قبورهم كضغطة الصخرة على البيضة اخرجه البيهقي وابن منده

نرم دبائے۔ لیکن اے عائشہؓ خرابی تو ان لوگوں کی ہے جو خدا کے (وجود یا احکام کی) بارہ میں شک رکھتے تھے وہ کس طرح قبروں میں دبائے جاویں گے جیسے انڈے پر پتھر رکھ کر دبایا جاوے۔

عن ابي سعيد الخدريؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دفن العبد المؤمن قال له القبر مرحبا واهلا اما ان كنت لاحب من يمشي على ظهري الي فاذا وليتك اليوم وصرت الي فسترى صنعي بك فيتسع له مد بصره ويفتح له باب الى الجنة قال وقال رسول الله صلى الله وسلم القبر روضة من رياض الجنة

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندۂ مومن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے ع ہیا بیاو فرود آ کہ خانہ خانہ تست۔ تو ان سب میں میرے نزدیک زیادہ محبوب تھا جو میری سطح پر چلتے تھے سو جب آج میں تیری کارپرداز بنائی گئی ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے تو میرا معاملہ اپنے ساتھ دیکھے گا۔ پس حد نظر تک وہ اس پر فراخ ہو جاتی ہے اور بہشت کی طرف اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

او حفرة من حفر النار اخرجه الترمذی	(یعنی صالح کے لئے) یا دوزخ کے خندقوں میں سے ایک خندق ہے (یعنی طالح کے لئے)
عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قبر المیت اتاه ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدهما منکر وللاخر نکیر فیقولان ماکنت تقول فی هذا الرجل فیقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فیقولان قد کنا نعلم انك تقول هذا ثم یفسح له فی قبره سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور له فیقول دعونی ارجع الی اهلی فاخبرهم	**ترجمہ** حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مردہ دفن ہوتا ہے تو دو فرشتے سیاہ رنگ نیلگوں چشم اس کے پاس آتے ہیں ان میں ایک منکر دوسرا نکیر کہلاتا ہے وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں تو اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم تو پہلے ہی سے (آثار دیکھ کر) جانتے تھے کہ تو یوں کہے گا۔ پھر ہفتاد در ہفتاد ہاتھ اس کی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے پھر وہ قبر منور کر دی جاتی ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ مجھ کو چھوڑ دو اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو سب

فيقولون نم كنومة العروس الذي لا يوقظه الا احب اهله اليه حتى يبعثه الله تعالىٰ من مضجعه ذلك اخرجه الترمذي والبيهقي

خبر کر دوں وہ کہتے ہیں کہ دلہن کی طرح سو جس کو وہی شخص جگاتا ہے جو اسکے متعلقین میں سب سے زیادہ [illegible] یہانتک کہ اللہ تعالیٰ [illegible] اس کو قیامت کے روز اس خوابگاہ سے [illegible] اٹھائیگا۔

ف: ان فرشتوں کے اسود ازرق ہونے سے [illegible] ۔ [illegible] کی روایت میں [illegible] مصرح ہے [illegible]

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ان الميت اذا وضع في قبره انه يسمع خفق نعالهم حين يولون عنه فاذا كان مؤمنا جاءت الصلوة عند راسه والزكوة عن يمينه والصوم عن شماله وفعل الخيرات والمعروف والاحسان الى الناس من قبل رجليه فيؤتى من قبل راسه فتقول الصلوة ليس

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے وہ لوگوں کی واپسی کے وقت ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ پس اگر وہ مومن ہوا تو نماز اس کے سرہانے آجاتی ہے اور زکوۃ اس کے داہنی طرف اور روزہ اس کے بائیں طرف اور جو خیر اور نیکی اور احسان لوگوں کے ساتھ کیا تھا وہ پیروں کی جانب آجاتا ہے سو اگر سرہانے کی طرف عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے

من قبلی مدخل فیوقف
من قبل یمینه فتقول الزکوٰة
لیس من قبلی مدخل فیوتی
من قبل شماله فیقول الصوم
لیس من قبلی مدخل فیوتی
من قبل رجلیه فیقول فعل
الخیرات وما یلیها من
المعروف والاحسان الی الناس
لیس من قبلنا مدخل وفی آخر
الحدیث فیعاد الجسد الی اصله
من التراب ویجعل روحه فی
النسیم الطیب وهو طیر اخضر
تعلق فی شجر الجنة اخرجه ابن ابی شیبة
والطبرانی فی الاوسط وابن حبان فی صحیحه والحاکم
والبیہقی

تو کہیں نہیں ملے گی پھر داہنی طرف سے آتا ہے
تو زکوٰۃ کہتی ہے کہ میری طرف سے جگہ نہیں
ملے گی پھر بائیں جانب سے آتا ہے تو روزہ
کہتا ہے کہ میری طرف سے جگہ نہیں ملے گی
پھر پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو امور خیر
اور صدقہ اور احسان کے کام لوگوں سے
کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے جگہ
نہ ملے گی اور اسی حدیث کے آخر میں ہے
کہ پھر جسد تو اپنی اصل یعنی خاک میں
مل جاتا ہے (یعنی اکثر ورنہ بعض کے
اجساد بحالہ رہتے ہیں) اور روح اس کی
ہوائے لطیف عہ یا ارواح طیبہ میں رہتی ہے
اور وہ سبز پرند ہے کہ قنادیل پر
درخت جنت میں جا کر رہتی ہے

ف اور بعض آثار غیر مرفوعہ مرویہ شرح الصدور کی باب معرفۃ المیت من یغسلہ الخ میں جو روح کا قبر کے اندر داخل ہونا وارد ہے تو یا تو ابتداء دفن کے وقت ہے جیسا ان آثار سے ہی معلوم ہوتا ہے اور یا شدت تعلق کو ادخال وغیرہ الفاظ سے تعبیر کر دیا گیا پھر بعد فنائے جسم یہ تعلق بھی کم ہو جاتا ہے فقط

عہ دو ترجمے بوجہ تعدد معانی نسیم کے کیے گئے

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم او مسلمۃ یموت لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ الا وقی عذاب القبر وفتنۃ القبر ولقی اللہ ولا حساب علیہ وجاء یوم القیمۃ ومعہ شہود یشہدون او طابع اخرجہ الترمذی والبیہقی

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت شب جمعہ یا روز جمعہ کو وفات پاتا ہے عذاب قبر اور امتحان قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بلا حساب ملیگا اور قیامت میں وہ اس طرح آوے گا کہ اس کے ساتھ یا تو رہینگے جو اس کی (بھلائی کی) گواہی دینگے یا کوئی مہری سند ہوگی

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل اذا توفی فی غیر مولدہ یفسح لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ اخرجہ احمد والنسائی وابن ماجۃ

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے غیر مولد (یعنی غیر وطن) میں مرجاتا ہے تو اس کے مولد سے لے کر جہاں اس کا چلنا پھرنا ختم ہوگیا ہے (یعنی جہاں مرا ہے) وہاں تک اس کے لئے (قبر میں) کشادگی کردی جاتی ہے۔

ف اس سے پردیس میں مرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جس سے اکثر محبان دنیا گھبراتے ہیں۔

عن ابن مسعودؓ

ترجمہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارحم ما يكون الله بالعبد اذا وضع في حفرته اخرجه ابن منده

کہ اللہ تعالیٰ سب احوال میں سے زیادہ رحم کرنے والا بندہ پر اس حالت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی قبر کے گڑھے میں رکھا جاتا ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات العالم صور الله له علمه في قبره فيؤنسه الى يوم القيمة ويدرأ عنه هوام الارض اخرجه الديلمي

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عالم مرجاتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے علم کی ایک صورت بنادیتا ہے وہ قیامت تک اس کا انیس رہتا ہے اور حشرات الارض کو اس سے ہٹاتا ہے

ف اگر اس دنیا کے کیڑے مکوڑے مراد ہیں تب تو یہ حکم غالبًا کسی خاص خاص عالم کے لیے ہے اور اگر عالم برزخ کے وہ کیڑے مکوڑے مراد ہیں جو ہم کو نظر نہیں آتے تو ہر عالم کے لئے ہو سکتا ہے۔

اخرجه الامام احمد في الزهد قال اوحى الله تعالى الى موسى عليه السلام تعلم الخير وعلمه الناس فاني منور المعلم العلم ومتعلمه قبورهم حتى لا يستوحشوا بمكانهم

ترجمہ امام احمد نے زہد میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ خیر یعنی علم دین سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں علم اور طالب علم کے لئے انکی قبروں کو منور رکھتا ہوں تاکہ وہ اس مکان میں گھبرائیں نہیں

عن ابی ایوبؓ

ترجمہ حضرت ابو ایوبؓ سے روایت

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی العدو فصبر حتی یقتل او یغلب لم یفتن فی قبرہ اخرجہ الطبرانی والنسائی) شرح الصدور

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دشمن سے مقابل ہوا اور ثابت قدم رہا حتی کہ مقتول ہوا یا غالب آیا تو قبر میں اس کا امتحان (یعنی سوال و جواب) نہ ہوگا

عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رابط فی سبیل اللہ امنہ اللہ فتنۃ القبر (اخرجہ الطبرانی شرح الصدور

ترجمہ حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جہاد میں سرحد کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کو امتحان قبر سے محفوظ رکھتا ہے

عن سلمان بن صرد و خالد بن عرفطۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ اخرجہ الترمذی وابن حبان والبیہقی (شرح الصدور)

ترجمہ حضرت سلمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہو جاوے اس کو قبر میں عذاب نہیں ہوتا۔

عن ابن مسعودؓ قال من قرأ تبارک الذی بیدہ الملک کل لیلۃ منعہ اللہ بہا من عذاب القبر وکنا فی عہد رسول اللہ صلی اللہ

ترجمہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جو شخص ہر شب کو سورہ ملک پڑھا کیا کرے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور ہم اس کا نام عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم نسميها المانعة أخرجه النسائي (شرح الصدور)

میں مانعہ (یعنی بچانے والی عذاب سے) رکھتے تھے

عن انس بن مالك انه قال عذاب القبر يرفع عن الموتى في شهر رمضان اخرجه البيهقي عن ابن عدي قال وهو باسناد ضعيف (شرح الصدور)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بسند ضعیف مروی ہے کہ ماہ رمضان میں مُردوں سے یا ماہ رمضان کے مُردوں سے عذاب قبر اٹھا لیا جاتا ہے۔

ف: حدیث کے ترجمہ میں جو کہا گیا کہ (ماہ رمضان میں مُردوں سے یا رمضان کے مُردوں سے) حدیث میں دونوں احتمال ہیں اول کے معنی یہ ہیں کہ جب رمضان آتا ہے تو تمام مُردوں سے عذاب اٹھا لیا جاتا ہے اور دوسرے کے معنی یہ ہیں کہ جو مُردے رمضان میں مرتے ہیں ان سے عذاب اٹھا لیا جاتا ہے اور سند کا ضعیف ہونا ایسی باتوں میں مضر نہیں ہاں احکام میں مضر ہے۔

عن جبير قال انا والله الذي لا اله الا هو لقد ادخلت ثابت البناني في لحده ومعي حميد الطويل فلما سوينا عليه اللبن سقطت لبنة فاذا هو في قبره يصلي وكان يقول في دعائه اللهم ان كنت

ترجمہ: حضرت جبیر سے روایت ہے کہ وہ قسم کھا کر (بخدا لا شریک لہ کی) کہا کرتے ہیں کہ میں نے ثابت بنانی کو ان کی قبر میں اتارا ہے ساتھ حمید طویل کے بھی تھے جب ہم نے ان پر کچی اینٹیں چنیں تو ایک اینٹ گر پڑی میں دیکھتا کیا ہوں کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر کسی کو آپ نے

أعطيت أحداً من خلقك الصلوة في قبره فأعطنيها فما كان أنه ليرد دعائه أخرجه أبو نعيم في الحلية

قبر میں نماز پڑھنا عطا فرمایا ہے تو مجھ کو بھی عطا کیجئے سو خدا تعالیٰ ان کی دعا رد نہیں فرمائی لہٰذا جیسا موسیٰ علیہ السلام کو یہ دولت عطا ہوئی ہے آخر حدیث مسلم ہے اسی طرح ان کو عطا ہوئی۔

عن ابن عباس قال أن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم جلس على قبر وهو لا يحسب أنه قبر فإذا فيه إنسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فأتى النبي صلى الله عليه وسلم (فأخبره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم) هي المانعة وهي المنجية تنجيه من عذاب القبر أخرجه الترمذي

ترجمہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی کسی قبر پر بیٹھ گئے اور (ان کو یہ نشان نہ ہونے کے) ان کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے سو دیکھا کیا ہیں کہ اسکے اندر ایک آدمی ہے جو سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اسکو پورا ختم کیا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر کی آپ نے فرمایا کہ یہ سورت (عذاب سے) بچانیوالی ہے اور وہ نجات دینے والی ہے کہ مردے کو عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

عن عكرمة قال يعطى المؤمن مصحفاً يقرأ فيه أخرجه ابن منده

ترجمہ حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ مومن کو قبر میں مصحف (قرآن) دیا جاتا ہے جس میں وہ پڑھتا ہے

نقل السهيلي في دلائل النبوة عن بعض الصحابة أنه حفر قبراً في موطن

ترجمہ بعض صحابہ سے منقول ہے کہ کسی موقع پر انہوں نے قبر کھود دی (اور اتفاق سے اس کے پاس پہلے سے

عن قیس بن قبیصۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یوص لم یؤذن لہ فی الکلام مع الموتی قیل یا رسول اللہ وھل یتکلم الموتی قال نعم ویتزاورون اخرجہ الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا	ترجمہ: حضرت قیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر وصیت کے مر جاتا ہے اس کو مردوں سے بات چیت کرنے کی اجازت نہیں ملتی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بھی بات چیت کرتے ہیں فرمایا ہاں اور ایک دوسرے کی زیارت بھی کرتے ہیں۔
عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یزور قبر اخیہ ویجلس عندہ الا استأنس بہ ورد علیہ حتی یقوم اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور	ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی (قبر کی) زیارت کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ اس سے مانوس ہوتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے یہاں تک کہ وہ جانے والا اٹھ کھڑا ہو۔
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یمر بقبر اخیہ المؤمن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ	ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی قبر پر گزرتا ہے جس کو دنیا میں پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے وہ اس کو پہچانتا

وفی علیہ السلام [illegible]

[illegible]

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارواح الشہداء فی حواصل طیر خضر تسرح فی الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی الی قنادیل تحت العرش (اخرجہ مسلم)

ترجمہ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح شہداء کی سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں بہشت میں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی پھرتی ہیں پھر عرش کے نیچے قندیلوں میں آکر قرار پکڑتی ہیں۔

عن کعب بن مالکؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمۃ المؤمن طائر یتعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ اخرجہ مالک واحمد والنسائی

ترجمہ حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ کے قالب میں جنت کے درخت میں جاگزین رہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسد کی طرف واپس لے آوے

عن ام بشر بن البراء انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ہل تتعارف الموتی قال تربت یداک

ترجمہ ام بشر بن البراء سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مردے آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں آپ نے فرمایا ارے خاک میں ملی

النفس المطمئنة تطير في طير خضر في الجنة فان كان الطير يتعارفون في رؤس الشجر فانهم يتعارفون اخرجه ابن منده

اور اسی طرح ترجمہ کہ فرمایا نفس مطمئنہ جنت میں سبز پرندوں کے قالب میں ہوتی ہے سو اگر پرندے درختوں کی ڈالیوں پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور ظاہر ہے کہ پہچانتے ہیں تو یہ ارواح بھی ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں۔

اخرج الطبراني في ... عن ام بشر ابن حبيب قالت سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن ارواح المؤمنين فقال في حواصل طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت

ترجمہ کسی صحابیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارواح مومنین کا حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ سبز پرندوں کے قالب میں رہتی ہیں بہشت میں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی پھرتی ہیں

عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارواح المؤمنين في السماء السابعة ينظرون الى منازلهم في الجنة اخرجه ابو نعيم

ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح مومنین کی ساتویں آسمان میں ہیں (وہاں سے) اپنے منازل کو جو ان کو جنت میں ملیں گے دیکھتی ہیں۔

ف برزخ کے متعلق روایتیں تو بیشمار ہیں مگر ان میں سے اس گیارھویں باب میں صرف ستائیس حدیثیں بطور نمونہ نقل کی ہیں ان ستائیس حدیثوں میں سے کچھ پہلے بابوں کی حدیثوں کے برزخ کا عیش وآرام اور اعزاز و

اکرام پوری طرح سے ذکر ہو گیا کیونکہ جسمانی اور روحانی نعمت اور خوشی کی قسمیں ...
قبر میں تکلیفوں سے محفوظ رہنا۔ مکان کا کشادہ ہونا۔ عالم کے نزدیک قبول ہونا
بزرگواروں کی پناہ میں ہونا حاکم کا مہربان ہونا کسی ساتھی غمگسار کا پاس ہونا [illegible]
میں مشغول ہونا قرآن شریف کا پڑھنا۔ نماز پڑھنا۔ دوستوں و عزیز و اقارب سے ملنا
جینا۔ پیاس آنے والوں سے بےفکری ہونا کھانے پینے میں فراخی ہونا خود جنت کی
نعمتیں کھانا پینا عمدہ فرش ہونا عمدہ لباس ہونا ہوادار مکان ہونا خوشبو ہوا
جنت کی ہوا آتی ہو تفریح کے لئے باغ ہونا خوشی کی خبریں سننا اور سیر میں جانا
ہونا قیام گاہ کا عالی شان ہونا جنت کے درخت سے اعلیٰ کونسی جگہ ہو گی۔
اپنا مقام جنت میں اپنی آنکھ سے دیکھنا مذکورہ حدیثوں میں ان سب چیزوں
کی خبر ہے۔ اس میں عیش کا تمام سامان آگیا۔ اس سب سے صاف ثابت ہے
کہ جو یہ بات عوام کے خیال میں جمی ہوئی ہے کہ مردے یوں ہی بےکس بےبس
تنہائی میں پڑے ہوئے گھٹا کریں گے۔ یہ خیال غلط ہے بلکہ دنیا میں جس قدر
سامان عیش کا کسی کے پاس ہو سکتا ہے وہ سب بلکہ اس سے زیادہ اور
عمدہ عالم برزخ میں نصیب ہو گا ہاں بعض سامان عیش کے ایسے ہیں کہ وہ
وہاں نہ ہونگے جیسے نکاح وغیرہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم برزخ میں غلبہ
روحانی کیفیت کو ہوتا ہے یہ جسمانی کیفیتیں اور جذبات کالعدم ہو جاتی ہیں
اس واسطے نکاح وغیرہ کی ضرورت نہیں اور یہی وجہ ہے کہ قیامت میں
جنت میں جائیں گے تو پھر وہی دنیا کا جسم مل جائے گا لہذا وہ جذبات
بھی پیدا ہو جائیں گے۔ اور حوریں ملیں گی رہا کھانا پینا سو اس کی خواہش

رہ سکتی ہے کیونکہ کمزور جسم کو بھی اس کی خواہش ہوتی ہے جیسے بچہ کو یا بہت
کمزور لب دم مریض کو اس واسطے آیا ہے کہ مومنین کی ارواح سبز پرندوں
قالب میں جنت میں چگتی پھرتی ہیں فقط

اس باب کے متعلق ایک اور بات

اس باب میں جو کچھ ذکر ہوا یہ سب وہ باتیں تھیں جو خود میت ہی کی حالتوں
پر پیدا ہوتی ہیں اور یہ حالتیں بعضی اختیاری ہیں جیسے ایمان لانا یا نیک اعمال
شریعت کے موافق کرنا اور بعضی غیر اختیاری ہیں جیسے پردیس میں مرنا یا جمعہ
کے دن مرنا یا پیٹ وغیرہ کے مرض میں مرنا یہ حق تعالیٰ کا فضل ہے کہ غیر اختیاری
باتوں پر بھی اجر و ثواب رکھا ہے مگر یہ سب حالتیں ایسی تھیں جو میت کے
ساتھ ختم ہو جاتی ہیں جب یہ حالتیں ختم ہو گئیں تو جو اجر و ثواب ان پر رکھا
گیا تھا وہ بھی ختم ہو جاتا ہے مرنے سے ان کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن حق
تعالیٰ کی ایک اور بھی رحمت ہے کہ دو طریقے اور ایسے بھی تجویز فرما دیئے جن کے
ذریعے اجر و ثواب مرنے سے ختم نہ ہوا اور ان کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے
اور دم بدم ثواب خوبی میں اور تعداد میں بڑھتا رہے۔

ایک طریقہ ان میں سے یہ ہے کہ بعضے عمل ایسے تجویز فرما دیئے جن کا ثواب آدمی کو
مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے۔

اور دوسرا طریقہ ایسا ہے کہ میت نے خود وہ عمل زندگی میں کیا بھی نہیں مگر دوسرے
کے کرنے سے میت کو ثواب پہنچتا رہے پہلی قسم کے عمل کو شرع کی اصطلاح

میں باقیات صالحات کہتے ہیں یعنی وہ نیکیاں جن کا ثواب باقی رہتا ہے
اور دوسرے قسم کے عمل کو ایصال ثواب کہتے ہیں لہٰذا اس باب کے آخر میں
کچھ حدیثیں ان دونوں طریقوں کے متعلق رکھنا بھی مناسب معلوم ہوا - ان
دونوں طریقوں کے علاوہ ایک اور طریق کا بھی پتہ چلتا ہے جس میں میت
کو نفع پہنچتا ہے حالانکہ اس میں نہ میت کے عمل کو دخل ہے نہ کسی زندہ
کے عمل کو وہ محض اس کا مصداق ہے کہ رحمت حق بہانہ می جوید
اس بیان کے آخر میں اس تیسرے طریق کے متعلق بھی حدیثیں لکھی جائیں گی۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له اخرجه البخاري في الادب ومسلم (شرح الصدور)	ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے اعمال موقوف ہو جاتے ہیں - بجز تین چیزوں کے کہ مرنے پر بھی وہ باقی رہتی ہیں، یا تو صدقہ جاریہ (مثل وقف وغیرہ) یا ایسا علم جس کا نفع پہنچ رہا ہو (مثل تصنیف و تدریس و وعظ) یا نیک فرزند جو اس کے لئے دعا کرتا ہو
عن ابی امامة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة تجری علیهم اجورهم	ترجمہ حضرت ابو امامہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ چار شخص ایسے ہیں کہ ان کا ثواب

بعد الموت مرابط في سبيل الله ومن علم علماً ورجل تصدق بصدقة فاجرها له ما جرت ورجل ترك ولداً صالحا يدعو له اخرجه احمد (شرح الصدور)

بعد مرنے کے بھی جاری رہتا ہے ایک وہ جو جہاد میں سرحد کی حفاظت کرتا ہو اور ایک وہ شخص جو علم دین سکھلاوے اور ایک وہ شخص جو کوئی صدقہ دے جاوے تو جب تک وہ جاری رہے گا اس کا ثواب اس کو ملے گا اور ایک وہ شخص جو فرزند صالح چھوڑ جاوے کہ وہ اس کے لئے دعا کرے۔

عن جرير بن عبد الله مرفوعاً من سن سُنة حَسنة فله اجرها واجر من عمل بها من بعده من غير ان ينقص من اجورهم شيء الحديث اخرجه مسلم شرح الصدور

ترجمہ حضرت جریر بن عبد اللہ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ جو شخص کوئی نیک طریقہ جاری کرے پس اس کو اس طریقہ نیک کا ثواب بھی ملے گا اور ان شخصوں کے کرنے سے بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے بدوں اسکے کہ ان کے ثواب میں سے کچھ کم کیا جاوے۔

عن ابی سعید الخدری مرفوعاً من علم اية من كتاب الله عز وجل

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت یا علم دین کا ایک باب (یعنی ایک

عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی قبرہ الا شبہ الغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب اوام اوولد اوصدیق فاذا لحقہ کانت احب الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت اپنی قبر میں ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی ڈوبتا ہوا متوقع مدد ہوتا ہے وہ دعا کا منتظر رہتا ہے کہ باپ یا ماں یا اولاد یا کسی دوست کی جانب سے اس کو پہنچ جاوے پس جب وہ دعا پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اہل دنیا کی دعا کے سبب اہل قبور پر پہاڑوں کے برابر (ثواب) پہنچاتا ہے اور زندوں کا ہدیہ مردوں کی طرف ان کے لئے دعائے مغفرت مانگنا ہے

عن سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ ان امی ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بئرا وقال ھذہ لام سعد اخرجہ احمد والاربعۃ (شرح الصدور)

ترجمہ حضرت سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مر گئیں تو سب میں افضل کونسی خیرات ہے آپ نے فرمایا پانی پس انہوں نے ایک کنواں کھدوا دیا اور کہدیا کہ یہ ام سعد (کو ثواب پہنچانے) کے واسطے ہے

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلہا عن ابویہ فیکون لہما اجرہا ولا ینتقص من اجرہ شیئاً اخرجہ الطبرانی (شرح الصدور)

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نفل صدقہ دیا کرے تو اپنے والدین کی طرف سے (بھی) دیا کرے ان کو اس کا ثواب ملجاوے گا اور اس دینے والے کے ثواب میں سے کچھ کم نہ ہوگا۔

عن الحجاج بن دینار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البر بعد البر ان تصلی علیہما مع صلوٰتک وان تصوم عنہما مع صیامک وان تصدق عنہما مع صدقتک اخرجہ ابن ابی شیبۃ (شرح الصدور)

ترجمہ حجاج بن دینار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی ایک خدمت (حیات) کے بعد دوسری خدمت (بعد الممات) یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے (ثواب پہنچانے کے لئے) نماز پڑھ لیا کرو۔ اور اپنے روزے کے ساتھ ان کی طرف سے روزہ رکھ لیا کرو اور اپنے صدقے کے ساتھ ان کی طرف سے صدقہ دیا کرو (یعنی اپنی عبادت فرض کے علاوہ ان کو بھی ادا [illegible] نفل کا ثواب بخشا کرے۔

اخرج الخلال فی الجامع عن الشعبی

ترجمہ شعبی سے منقول ہے کہ انصار

قال كانت الانصار اذا مات
لهم الميت اختلفوا
الى قبره يقرؤن
لهُ القرآن شرح الصدور
قلت لو لم يصل عندهم
لما قرؤا واعتقادهم
الوصول۔
لا يكون بلا دليل
فثبت الوصول

کی عادت تھی جب کوئی مرجاتا تو اس کی
قبر پر آمد و رفت کیا کرتے اور اس کے
(ثواب بخشنے کیلئے) قرآن پڑھا کرتے۔
میں کہتا ہوں کہ اگر ان کے اعتقاد میں قرآن
کا ثواب نہ پہنچتا تو وہ قرآن نہ پڑھا کرتے
اور ان کا یہ اعتقاد بلا دلیل نہیں ہے
(اور ان کی دلیل بجز ارشاد نبوی کے کیا
ہے) تو ارشاد نبوی سے) قرآن کا ثواب
پہنچنا ثابت ہو گیا۔

عن ابن عباسؓ قيل يا رسول
الله وهل ينفع الجار الصالح
فى الآخرة قال
هل ينفع فى الدنيا قال نعم
قال كذلك فى الآخرة
اخرجه المالينى

ترجمہ حضرت ابن عباس سے روایت
ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا نیک
ہمسایہ آخرت میں کچھ کام آتا ہے آپ نے
فرمایا کہ کیا دنیا میں کام آتا ہے سائل
نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ اسی
طرح آخرت میں کام آتا ہے۔

عن عبد الله بن نافع
المزنىؓ قال مات
رجل بالمدينة
فدفن بها فراه رجل

ترجمہ عبد اللہ بن نافع مزنی سے
روایت ہے کہ ایک شخص مدینے میں
مرگیا اور وہیں دفن کر دیا گیا اس کو ایک
شخص نے (خواب میں) دیکھا کہ وہ

عربی	ترجمہ
كانه من اهل النار فاغتم لذلك ثم اريه بعد سابعة وثامنة كانه من اهل الجنة فسأله قال دفن معنا رجل من الصّلحين فشفع فى اربعين من جيرانه فكنت فيهم اخرجه ابن ابى الدنيا فى شرح الصدور	دوزخی ہے وہ مغموم ہوا پھر ساتویں یا آٹھویں دن کے بعد دیکھا کہ وہ جنتی ہے اس نے اس سے پوچھا جواب دیا کہ ہمارے پاس ایک شخص صلحا میں سے دفن کیا گیا ہے اس کی سفارش اس پاس کے چالیس آدمیوں کے بارے میں مقبول ہوئی ان میں سے ایک میں تھا ۔
عن ابن عباسؓ قال مرّ النبى صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان وفى الحديث ثم اخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز فى كل قبر واحدة قالوا يارسول الله لم صنعت هذا فقال لعله ان يخفف عنهما ما لم ييبسا متفق عليه مشكوة	ترجمہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا فرمایا کہ یہ دونوں مردے معذب ہو رہے ہیں اور اسی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے ایک تر شاخ کھجور کی لے کر بیچ میں سے اس کو چیر کر دو حصے کرکے ایک ایک کو گاڑ دیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ آپ نے کس مصلحت سے کیا آپ نے فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان سے عذاب ہلکا ہو جاوے ۔
عن قتادة	ترجمہ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے

ان ابابرزة كان يوصى اذا مت فضعوا فى قبرى معى جريدتين اخرجه ابن عساكر شرح الصدور وفيه وهذا الحديث اصل فى غرس الاشجار عند القبور

کہ ابو برزہ وصیت کرتے تھے کہ جب میں ...... مر جاؤں تو میری قبر میں دو شاخ کھجور کی رکھ دینا شرح الصدور میں مذکور ہے کہ حدیث اس کی اصل ہے جو قبور کے پاس درخت لگا دیتے ہیں

عن وهب بن منبه قال مر ارمياء النبى صلى الله عليه وسلم بقبور يعذب اهلها فلما ان كانت بعد سنة مر بها فاذا العذاب قد سكن عنها فقال قدوس مررت بهذه القبور واهلها معذبون ومررت فى هذه السنة وقد سكن العذاب عنها فاذا النداء من السماء يا ارمياء تمزقت اكفانهم وتمعطت شعورهم ودرست قبورهم فنظرت اليهم فرحمتهم

ترجمہ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت ارمیا پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کا گزر چند قبروں پر ہوا جن کے مردوں کو عذاب ہو رہا تھا ایک سال کے بعد جو پھر ادھر سے گزر ہوا تو دیکھتے کیا ہیں کہ عذاب کو سکون ہو گیا تھا عرض کیا اے پاک پروردگار میں اول سال جوان قبور پر گزرا تھا تو ان کے مردے معذب ہو رہے تھے اور اس سال جو گزرا تو عذاب کو سکون ہو گیا آسمان سے ایک آواز آئی اے ارمیا ان کے کفن پھٹ گئے اور بال جھڑ گئے اور قبریں ٹوٹ پھوٹ کر بے نشان ہو گئیں میں نے اس حالت میں جو انکو دیکھا تو مجھ کو رحم آیا

وهكذا افعل باهل القبور الدارسات والاكفان المتمزقات والشعور المتمعطات اخرجه ابن النجار في تاريخه۔ (شرح الصدور)

اور میں یہی معاملہ کرتا ہوں اُن لوگوں کے ساتھ جنکی قبریں بے نشان ہو جاویں اور جن کے کفن پھٹ جاویں اور جن کے بال جھڑ جاویں۔

ایک شبہ کا جواب ۔۔ شبہ یہ ہے کہ جو حدیثیں اس جگہ یا اس سے پہلے مذکور ہوئی ہیں اُن سے موت کا شوق جب پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کے مقابلہ میں دوسری روایتیں ایسی نہ ہوں جن میں ایسے مضمون مذکور ہیں کہ بعض لوگوں کے لئے موت اور موت کے بعد کا زمانہ سخت مصیبت کی چیز ہے۔

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ اول تو جو اسباب ہیں ان مصیبتوں کے یعنی گناہ اُن سے بچنا اختیاری بات ہے تو ان مصیبتوں میں جو کوئی مبتلا ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھوں مبتلا ہوتا ہے اور اس کی تدبیر وہ خود کر سکتا ہے وہ یہ کہ وہ گناہوں کو چھوڑ دے۔ پھر وہ مصیبتوں میں کیوں پڑے گا اگر ایسے شبہوں پر خیال کیا جائے تو دنیا میں کوئی چیز اچھی سی اچھی بھی باعث شوق نہ ہوگی کیونکہ سب کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اُن کے حاصل کرنے کے جو طریقے ہیں ان کے خلاف طریقوں کو جو کوئی اختیار کرے گا وہ اچھی چیزوں کے حصول سے محروم رہیگا۔

ہماری غرض تو ان حدیثوں کے لکھنے سے یہ ہے کہ موت اور موت کے بعد کے حالات کا خیال کر کرکے جو عام طور سے وحشت طبیعتوں کے اندر ہے وہ ان حدیثوں کے پڑھنے اور سننے سے جاتی رہے ان فضیلتوں اور نعمتوں کے حاصل ہونے کے جو طریقے ہیں ظاہر بات ہے کہ ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور ہمارا یہ مطلب نہیں کہ

بلا کسی قید کے ان فضیلتوں کا وعدہ ہے یا کسی کا قرض آتا ہے کہ وہ زبردستی وصول کر سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ حدیثوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گنہگار کو جو تکلیفیں پیش آتی ہیں وہ بھی نری تکلیفیں نہیں بلکہ ان میں بھی کچھ سہولت ملتی رہتی ہے اور وہ بھی امید سے اور مصلحت سے خالی نہیں چنانچہ یہاں کچھ حدیثیں ایسی ہی لکھی جاتی ہیں۔

فی الفردوس عن ابن عباسؓ مرفوعاً اذا امر اللہ تعالیٰ ملک الموت بقبض ارواح من استوجب النار من مذنبی امتی قال بشرھم بالجنۃ بعد انتقام کذا وکذا علیٰ قدر ما یعملون یحبسون فی النار فاللہ سبحانہ ارحم الراحمین

ترجمہ حضرت ابن عباس سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ملک الموت کو میرے گنہگاران امت میں سے مستحق دوزخ کی روح کے قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں ملک الموت کو ارشاد ہوتا ہے کہ ان گنہگاروں کو بشارت دیدو کہ بقدر اپنے اعمال کے نار میں محبوس رہ کر اتنے اتنے انتقام کے بعد جنت میں جاؤ گے کیونکہ اللہ سبحانہ ارحم الراحمین ہیں۔

عن عطاء ابن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمر بن الخطابؓ یا عمر کیف بک اذا انت مت فقاسوا لک ثلاثۃ اذرع

ترجمہ عطاء ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اے عمر اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم مر جاؤ گے اور لوگ تمہارے لئے ساڑھے تین ہاتھ لمبی

وشبرا في ذراع وشبر
ثم رجعوا اليك وغسلوك
وكفنوك وحنطوك ثم
احتملوك حتى يضعوك
فيه ثم يهيلوا عليك التراب
فاذا انصرفوا عنك اتاك
فتانا القبر
منكر ونكير اصواتهما
كالرعد القاصف وابصارهما
كالبرق الخاطف
فتلتلاك وترتراك
وهولاك
فكيف بك عند ذلك
يا عمر قال يا رسول الله
ومعي عقلي قال نعم قال اذن
اكفيهما اخرجه ابو نعيم وابن ابي الدنيا
والبيهقي وفي رواية قول عمرؓ
اترد الينا عقولنا قال نعم
كهيئتكم اليوم الحديث اخرجه احمد والطبراني

اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑی قبر کی پیمائش کریں گے
پھر تمہارے پاس واپس آکر تم کو غسل اور
کفن دیں گے اور خوشبو ملیں گے پھر تم کو
اُٹھا کر لیجاویں گے یہاں تک کہ اس
قبر میں رکھدیں گے پھر تم پر مٹی ڈالدیں گے
پھر جب لوگ چلے آویں گے تو تمہارے
پاس دو ممتحن (امتحان لینے والے) قبر کے
یعنی منکر نکیر آپہنچیں گے جن کی آواز
مثل سخت گرج کے ہوگی اور آنکھیں
مثل برق درخشاں کے (چمکتی ہوئی بجلی)
ہوں گی سو تم کو ہلا ڈالیں گے اور حاکمانہ
گفتگو کریں گے اور ہول بٹھادیں گے
سو اس وقت اے عمر تمہاری کیا کیفیت
ہوگی۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میری عقل اس وقت درست ہوگی فرمایا
ہاں! عرض کیا کہ بس کام چلا لوں گا اور
ایک روایت میں ہے حضرت عمرؓ نے
عرض کیا کہ کیا ہماری عقلیں ہماری طرف
عود کر آویں گی فرمایا ہاں تمہاری عقل کی

أخرج الحكيم الترمذي عن حذيفة قال في القبر حساب وفي الآخرة حساب فمن حوسب في القبر نجا ومن حوسب في القيمة عذب قال الحكيم إنما يحاسب المؤمن في القبر ليكون أهون عليه غدا في الموقف فيمحص في البرزخ ليخرج من القبر وقد اقتص منه شرح الصدور

ترجمہ حکیم ترمذی نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک حساب قبر میں ہے اور ایک آخرت میں ہے سو جس شخص کا قبر میں حساب ہو جاوے اس نے نجات پائی اور جس کا قیامت میں حساب ہوا وہ معذب ہوا حکیم ترمذی نے (اس کی شرح میں) کہا ہے کہ مومن کا تو قبر میں اس لئے حساب ہو جاتا ہے تاکہ کل قیامت کے دن اس کو سہل ہو جاوے اس لئے برزخ میں کسی قدر کلفت دیکر اس کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے۔ تاکہ قبر سے بدلہ لیا ہوا نکلے پھر قیامت میں بیچارہ رہے اور غیر مومن کا حساب قیامت کے دن پر رہتا ہے اور برزخ کا عذاب علاوہ حساب کے ہے۔

ف پہلی روایت سے گنہگاروں کو بھی نزع کے وقت بشارت ملنا ثابت ہوا مصنف کہتا ہے کہ اس بشارت میں گو عذاب کا بھی ذکر ہے کہ فلاں فلاں

گناہ کی سزا مل کر جنت ملیگی لیکن یہ ایسا ہے جیسے کسی قتل کے مجرم کو جس کو یقین ہو چکا ہو کہ پھانسی ہوگی اور اس کو حکم سنایا جاوے کہ بجائے پھانسی کے سات سال کی سزا رہ گئی اور سات سال کے بعد پچاس گاؤں بھی ملیں گے تو خوشی کے مارے اس کی کیا حالت ہوگی پھر یہ کہ یہ عذاب کی خبر مرتے وقت سنائی جاوے گی لیکن ابھی ان گناہوں کے مغفرت کے چند ذرائع باقی ہیں مثلاً اس کی اولاد کی دعا یا کسی مسلمان کی دعا یا کوئی صدقہ جاریہ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت یا دیگر مومنین کی شفاعت یا سب سے اخیر میں ارحم الراحمین کا ترحم یہ سب احادیث سے ثابت ہیں) اور دوسری روایت سے مومنین کے لئے عام طور سے یہ بشارت ثابت ہوئی کہ وہ منکر نکیر کو قبر میں صحیح جواب دے سکیں گے چنانچہ حضرت عمرؓ کے سوال میں (ہماری عقلیں) کا لفظ ہونا اور حضورؐ کا ہاں فرمانا صاف بتاتا ہے کہ یہ حکم حضرت عمرؓ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام مومنین کو شامل ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر مومن کی عقل سوال کے وقت صحیح ہوگی اور عقل کے صحیح ہونے پر جواب ٹھیک دے سکنے کو بھی حضور نے صحیح تسلیم کیا اس سے وہ امید بہت قوی ہو جاتی ہے اور تیسری روایت سے یہ ثابت ہوا۔ کہ قبر کی سختی بھی مصلحت سے خالی نہیں۔ اس سے آخرت کی سختیوں سے نجات ہو جاتی ہے تینوں حدیثوں سے یہ تینوں مضمون صاف ثابت ہوتے ہیں تو اس سے ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا کہ گنہگار پر بھی جو تکلیفیں آتی ہیں وہ بھی سہولت اور رحمت اور امید سے خالی نہیں ہوتیں۔ فقط

بارھواں باب محشر کی راحت و سہولتیں

عن ابی ھریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سبعۃ یظلھم اللہ
فی ظلہ یوم لاظل الاظلہ
امام عادل
وشاب نشا
فی عبادۃ اللہ
ورجل قلبہ معلق بالمسجد
اذا خرج منہ
حتی یعود الیہ
ورجلان تحابا
فی اللہ اجتمعا علیہ
وتفرقا علیہ
ورجل ذکر اللہ خالیا
ففاضت عیناہ
ورجل دعتہ امرأۃ ذات
حسب جمال فقال انی اخاف اللہ

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالے اپنے
سایہ (عرش) میں اس روز سایہ دے گا
کہ سوائے اسکے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ
ہوگا ایک بادشاہ عادل اور ایک وہ
جوان جس کا نشوونما خدا کی عبادت میں
ہوا۔ اور ایک وہ شخص جس کا قلب مسجد
میں لگا رہے جب وہاں سے باہر جاوے
جب تک پھر وہاں نہ آوے اور ایک
وہ دو شخص جن میں باہم اللہ کے واسطے
محبت ہو کہ اسی کو لئے ہوئے ملیں اور اسی
کو لئے ہوئے الگ ہوں اور ایک وہ
شخص جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور
اس کی آنکھیں اشک بار ہو جاویں اور
ایک وہ شخص جس کو کوئی آن بان والی عورت
بلائے اور وہ کہدے کہ میں اللہ سے ڈرتا

ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه متفق عليه (مشكوة

ہوں اور ایک وہ شخص جو کوئی خیرات دے اور اس کو اس طرح مخفی کرے کہ اس کے داہنے ہاتھ کا خرچ کیا ہوا بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو۔

عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یحشر الناس یوم القیمة ثلثة اصناف صنفا مشاة وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوههم الحدیث رواه الترمذی مشکوة قال الشراح المشاة هم المؤمنون الذین خلطوا اعمالا صالحا بسیئها وقالوا فی الرکبان هم السابقون الکاملون فی الایمان

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تین قسم کی جماعت ہو کر میدان حشر میں آوینگے ایک قسم پیادہ اور ایک قسم سوار اور ایک قسم اپنے منہ کے بل شرح نے کہا ہے کہ پیادہ وہ اہل ایمان ہونگے جنہوں نے نیک اور بد عمل ملے جلے کئے تھے اور سواروں کی نسبت کہا ہے کہ وہ عالی درجہ لوگ ہیں جو ایمان میں کامل ہیں اور کفار منہ کے بل اٹھائے جاویں گے۔

عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم فی حدیث طویل واول من یکسی یوم القیمة ابراهیم

ترجمہ حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سب سے اول قیامت کے روز حضرت ابراہیم السلام کو لباس پہنایا جاویگا

متفق عليه في المرقاة ان
الاولياء يقومون من
قبورهم حفاة عراة لكن
يلبسون اكفانهم ثم
يركبون النوق يحضرون
المحشر فيكون هذا الالباس
محمولا على الخلع الالهية
والحلل الجنتية على الطائفة الاصطفائية

اس سے معلوم ہوا کہ اوروں کو بھی لباس ملے گا اس
کی نسبت مرقات میں ہے کہ مقبولین قبروں
میں سے تو برہنہ پا برہنہ بدن اٹھیں گے لیکن
ان کو ان کا کفن پہنا دیا جاوے گا پھر اونٹنیوں
پر سوار کر کے محشر میں حاضر کیے جاوینگے پس
یہ لباس پہنانا جو حدیث میں ہے خدائی
خلعتوں اور بہشتی حلوں پر محمول ہوگا۔ جو
برگزیدہ جماعت کو پہنایا جاوے گا

عن ابن عمرؓ قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ان الله يدني المؤمن
فيضع عليه كنفه ويستره
فيقول اتعرف ذنب كذا
اتعرف ذنب كذا
فيقول نعم اي رب
حتى قرره بذنوبه
ورأى في نفسه انه قد
هلك قال سترتها عليك
في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ حساب کے وقت مومن کو
اپنے قریب کر کے اس پر دامن رحمت رکھ
کر چھپا لے گا اور فرماوے گا کہ تجھ کو فلاں
فلاں گناہ یاد ہیں وہ عرض کرے گا ہاں
اے پروردگار یہاں تک کہ اس سے اس
کے گناہوں کا اقرار کرا لے گا اور وہ اپنے
جی میں سمجھے گا کہ میں تباہ ہوا ارشاد ہوگا کہ
میں نے دنیا میں بھی وہ گناہ چھپائے تھے
اور آج بھی معاف کرتا ہوں پس اس

فيعطى كتاب حسناته متفق عليه مشكوٰة

کی نیکیوں کا رجسٹر اس کو دے دیا جاویگا

عن ابي سعيد الخدريؓ انه
اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اخبرني
من يقوى على القيام يوم
القيمة فقال
يخفف على المؤمن
حتى يكون عليه
كالصلوة المكتوبة
وفي رواية سئل رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن يوم
كان مقداره خمسين الف
سنة فقال نحوه رواهما
البيهقي مشكوٰة

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت
ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ
یہ ارشاد فرمایئے کہ قیامت کے روز (کہ بہت
طویل ہوگا) کھڑے رہنے کی قوت کس کو
ہوگی آپ نے فرمایا کہ مسلمان پر اس قدر
ہلکا ہو جاوے گا جیسے فرض نماز (میں کھڑا
ہونا ہلکا ہوتا ہے) اور ایک روایت
میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے اس دن کی نسبت پوچھا گیا جس
کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (یعنی قیامت
کا دن) آپ نے اسی طرح کا جواب
ارشاد فرمایا۔

عن ابي هريرةؓ قال
قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان حوضي ابعد
من ايلة الى عدن
لهو اشد بياضا من الثلج

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میرا حوض اس سے بھی زیادہ وسیع ہے
جیسے ایلہ سے عدن تک فاصلہ ہے
وہ برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد

واحلی من العسل باللبن
ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم
وانی لاصد الناس عنہ
کما یصد الرجل ابل الناس
عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ
اتعرفنا یومئذ
قال نعم
لکم سیماء
لیست لاحد
من الامم
تردون علی غرا محجلین من اثر
الوضوء رواہ مسلم مشکوٰۃ

سے زیادہ شیریں ہے اور اس کے برتن ستاروں
کی گنتی سے زیادہ ہیں اور میں غیر لوگوں
کو اس سے اسطرح ہٹاؤں گا جس طرح
کوئی شخص لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض
سے ہٹاتا ہے جب وہ لوگ اپنے
اونٹوں کو اس حوض پہ پانی پلاتے ہوں،
لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا
آپ ہم کو اس روز پہچانیں گے فرمایا
ہاں تمہاری ایک نشانی ہوگی جو کسی اور
امت میں نہ ہوگی وہ یہ کہ تم میرے پاس
اس حالت سے آؤ گے کہ تمہارا چہرہ
اور ہاتھ پاؤں آثار وضوء سے روشن ہونگے

عن ابی ذر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لاعلم اخر
اھل الجنۃ دخولا
الجنۃ واخر اھل النار خروجا
منہا رجل یؤتی بہ
یوم القیمۃ فیقال

ترجمہ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جنت
میں سب کے بعد داخل ہوگا اور
دوزخ سے سب کے بعد نکلے گا۔ وہ
ایک شخص ہوگا جس کو قیامت کے
دن حاضر کیا جاوے گا۔ اور کہا جاوےگا

اعرضوا عليه صغار ذنوبه
وارفعوا عنه كبارها فتعرض
عليه صغار ذنوبه فيقال
عملت يوم كذا وكذا
كذا وكذا فيقول
نعم لا يستطيع ان ينكر
وهو مشفق من كبار ذنوبه
ان تعرض عليه
فيقال فان لك
مكان سيئة حسنة
فيقول رب قد عملت
اشياء لا اراها
ههنا ولقد
رأيت رسول
الله صلى الله
عليه وسلم
ضحك حتى بدت نواجذه
رواه مسلم مشكوة

کہ اس کے روبرو اس کے چھوٹے گناہ
پیش کرو اور بڑے گناہ اٹھائے رکھو یعنی
پیش نہ کرو غرض چھوٹے گناہ پیش کئے
جاویں گے اور کہا جاوے گا کہ فلان دن
تو نے فلان کام کیا تھا اور فلان دن
فلان کام کیا تھا وہ کہے گا ہاں اور انکار
کی مجال نہ ہوگی اور اس اندیشہ میں ہوگا کہ
اب بڑے گناہ پیش کئے جاویں گے پھر
اس سے کہا جاوے گا کہ تیرے لئے بجائے
ایک ایک گناہ کے ایک ایک نیکی ہے
اس وقت کہے گا اے رب میں نے اور بھی
بہت سی باتیں گناہ کی کی ہیں جو یہاں
نظر نہیں آتیں (مراد اس سے بڑے گناہ
ہیں یعنی ان کے عوض میں بھی تو نیکیاں
ملنا چاہئے - راوی کہتے ہیں میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے
یہاں تک کہ آپ کے دندان جو کچلیوں کے
پاس ہیں ظاہر ہوگئے -

عن انس رض

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال شفاعتی لاہل الکبائر من امتی رواہ الترمذی وغیرہ مشکوۃ	کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہے
عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصف اہل النار فیمر بہم الرجل من اہل الجنۃ فیقول الرجل منہم یا فلان اما تعرفنی انا الذی سقیتک شربۃ وقال بعضہم انا الذی وہبت لک وضوء فیشفع لہ فیدخلہ الجنۃ رواہ ابن ماجہ مشکوۃ	**ترجمہ** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل دوزخ کے حال میں بیان فرمایا کہ ان کے سامنے سے ایک شخص اہل جنت میں سے گذریگا تو ایک شخص ان میں سے کہے گا کہ اے فلانے تو مجھ کو نہیں پہچانتا میں وہ ہوں جو تجھ کو پانی پلایا تھا اور ایک کہے گا کہ میں وہ ہوں کہ تجھ کو وضو کا پانی دیا تھا وہ جنتی اس شخص کی شفاعت کریگا اور جنت میں داخل کرا دے گا۔

تیرھواں باب جنت کی جسمانی وروحانی لذتوں میں

عن ابی ہریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصّٰلحین	**ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں

مالاعین رأت ولا اذن سَمعت ولاخطر علی قلب بشر واقرأوا ان شئتم فَلَا تَعْلم نفسٌ ما اُخفی لهُم من قرة اعین متفق علیہ (مشکوۃ)	طیار کی ہیں جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں نہ کسی بشر کے قلب پر گذریں اور اگر چاہو یہ آیت پڑھ لو (کہ اس سے اس کی تصدیق ہو جاوے گی) فلاتعلم نفس الخ یعنی کسی شخص کو خبر نہیں جو کچھ اہل جنت کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے۔
عن انس قال قال رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوان امرأۃ من نساء اھل الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینھما ولملاءت ما بینھما ولنصیفھا علی راسھا خیر من الدنیا وما فیھا رواہ البخاری (مشکوۃ)	ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اہل جنت کی بیبیوں میں سے ایک عورت بھی اہل زمین کی طرف جھانک لے تو تمام آسمان و زمین کے درمیان کی چیزوں کو روشن کر دے اور اس کو خوشبو سے پُر کردے اور اس کے سر پر جو اوڑھنی ہے وہ تمام دنیا وما فیہا سے افضل ہے۔
عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام	ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہی جس کے سایہ میں سوار سو برس تک چلا جاوے

متن	ترجمہ
ولا یقطعہا متفق علیہ مشکوٰۃ	اور اس کو قطع نہ کر سکے۔
عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرء منہم زوجتان من الحور العین یرٰی مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن الحدیث متفق علیہ مشکوٰۃ	**ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول گروہ جو جنت میں داخل ہوں گے چودھویں رات کے چاند کی شکل پر ہوں گے پھر جو اُن سے بعد کے مرتبے میں ہیں وہ بہت تیز روشن ستارے کے مثل ہونگے سب کے قلوب (دل) ایک آدمی کے قلب جیسے ہوں گے کہ ان میں نہ اختلاف ہوگا اور نہ بغض (عداوت) ہوگا ان میں ہر شخص کے پاس حور عین (یعنی گوری گوری بڑی آنکھ والی عورت) میں سے دو بیبیاں ہوں گی جن کی ساق (پنڈلی) کا گودا استخوان اور گوشت کے اندر سے بوجہ غایت حسن کے نظر آوے گا
عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اہل الجنۃ یاکلون فیہا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون	**ترجمہ** حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اس میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب پاخانہ

ولا یمتخطون الحدث (رواہ مسلم)

کریں گے۔

عن ابی سعیدؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی منادٍ ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا رواہ مسلم

ترجمہ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ تمہارے لئے یہ امر قرار پاچکا ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہوگے اور ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہ ہوگے اور ہمیشہ آرام سے رہو گے اور کبھی سختی نہ دیکھو گے

عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول

ترجمہ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکاریں گے کہ اے اہل جنت وہ عرض کریں گے کہ ہم حاضر ہیں اور خدمت گزار ہیں اور خیر سب کی سب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ (یعنی کیا ارشاد ہے) فرماویں گے کہ تم راضی بھی ہوگئے عرض کریں گے کہ اے رب راضی کیوں نہ ہوتے حالانکہ آپ نے ہم کو ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو آج کسی کو عطا نہیں فرمائیں ارشاد ہوگا کہ میں

الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یارب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط بعدہ ابدا متفق علیہ مشکوٰۃ

تم کو اس سے بھی بڑھکر ایک چیز دوں۔ عرض کریں گے اے رب اس سے افضل کیا چیز ہوگی ارشاد ہوگا کہ میں تم پر ہمیشہ اپنی رضامندی بند ول رکھوں گا اور اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

عن ابی ھریرۃ قال قلت یارسول اللہ الجنۃ ما بناءھا قال لبنۃ من ذھب ولبنۃ من فضۃ وملاطھا المسک الاذفر وحصباءھا اللؤلؤ والیاقوت وتربتھا الزعفران الحدیث رواہ احمد والترمذی والدارمی مشکوٰۃ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ جنت کی عمارت کیسی ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اس کا مشک خالص ہے اور کنکریاں اس کی موتی اور یاقوت ہے اور مٹی اسکی زعفران ہے۔

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقھا من ذھب رواہ الترمذی مشکوٰۃ

ترجمہ اور نیز حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں ہے جس کا تنہ سونے کا نہ ہو۔

عن بریدۃ ان رجلا قال یارسول اللہ ھل فی الجنۃ من خیل قال

ترجمہ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے آپ نے

اِن الله ادخلك الجنة فلا تشاء ان تحمل فيها على فرس من ياقوتة حمراء يطير بك فى الجنة حيث شئت الا فعلت الحديث وفيه ان يد خلك الله الجنة يكن لك فيها ما اشتهت نفسك ولذت عينك مشكوٰة	فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو جنت میں لیجاوے تو جب تیرا جی چاہے گا کہ یاقوت سرخ کے گھوڑے پر تجھ کو سوار کیا جاوے جو تجھ کو جہاں جہاں تیرا جی چاہے لئے پھرے تب ہی ایسا ہو جاوے گا اور اسی حدیث میں ہے کہ اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے تو تجھ کو ہر قسم کی چیزیں ملیں گی جو چیز تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت ہو۔
عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم ادنی اھل الجنة الذی لہ ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب لہ قبة من لؤلؤ وزبرجد ویاقوت کما بین الجابیة الی صنعاء وبھذا الاسناد قال ان علیھم التیجان ادنی لؤلؤة منھا لتضئ ما بین	**ترجمہ** حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادنی اہل جنت کا ایسا ہوگا جس کے اسّی ہزار خادم اور بہتّر بیبیاں ہوں گی اور اس کے لئے ایک قبہ موتی اور زبرجد اور یاقوت کا اتنا بڑا کھڑا کیا جاوے گا۔ جیسا جابیہ سے صنعا کا فاصلہ ہے اور اسی اسناد سے یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اہل جنت پر تاج ہوں گے کہ ادنی موتی ان کا مشرق ومغرب کے درمیان کی

المشرق والمغرب رواه الترمذی مشکوٰۃ

چیزوں کو روشن کرسکتا ہے۔

عن حکیم بن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانہار بعد رواہ الترمذی مشکوٰۃ

ترجمہ حضرت حکیم بن معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دریا پانی کا اور ایک شہد کا اور ایک دودھ کا اور ایک شراب کا ہوگا پھر (ان دریاؤں سے) آگے نہریں نکل نکل کر چلی ہیں۔

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق مثلھا یقلن نحن الخالدات فلا نبید۔ ونحن الناعمات فلا نباس۔ ونحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا و کنا لہ رواہ الترمذی مشکوٰۃ

ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک جگہ ہوگی جہاں حوریں جمع ہوکر بلند آواز سے جس کے مثل خلائق نے نہ سنا ہوگا یہ گائیں گی نحن الخالدات الخ یعنی ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی اور ہم آرام سے رہنے والی ہیں کبھی سختی نہ جھیلیں گی اور ہم راضی رہیں گی کبھی ناراض نہ ہوں گی اس شخص کے لئے بڑی خوشحالی ہے کہ وہ ہمارا ہوا اور ہم اس کے ہوں

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انکم سترون ربکم عیانا وفی
روایۃ قال کنا جلوسا عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فنظر الی القمر لیلۃ البدر
فقال انکم سترون ربکم کما
ترون ھذا
القمر لا تضامون فی رؤیتہ الحدیث
متفق علیہ مشکوۃ

نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو کھلم کھلا دیکھوگے
اور ایک روایت میں ہے کہ ہم جناب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے
آپ نے لیلۃ البدر میں چاند کو دیکھا اور فرمایا
کہ تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھوگے جیسا اس
چاند کو دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں ایک
دوسرے کو زحمت نہیں ہوتی (جیسا شاہان
دنیا کی سواری دیکھنے میں ہوتی ہے۔

عن صہیبؓ عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال
اذا دخل اھل الجنۃ
الجنۃ یقول اللہ تعالی تریدون
شیئا ازیدکم فیقولون
الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا
الجنۃ وتنجنا من النار قال
فیرفع الحجاب فینظرون
الی وجہ اللہ فما اعطوا شیئا
احب لیھم من المنظر الی ربھم
الحدیث رواہ مسلم مشکوۃ

ترجمہ حضرت صہیبؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت
والے جنت میں جاویں گے اللہ تعالے
فرماویں گے تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ تم کو
دوں وہ عرض کریں گے کیا آپ نے ہمارے
چہروں کو روشن نہیں کیا کیا آپ نے ہم کو
جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے
نجات نہیں دی آپ فرماتے ہیں کہ پس پردہ
اٹھا دیا جاوے گا پس اللہ تعالیٰ کا جمال
با کمال دیکھیں گے اور کوئی چیز ان کو ایسی
عطا نہ ہوئی تھی جو اپنے رب کی طرف نظر

	نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو
عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اہل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمہم علی اللہ من ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ الحدیث رواہ احمد والترمذی (مشکوٰۃ)	**ترجمہ** حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ کا وہ شخص ہوگا جس کو اپنے باغ اور بیبیاں اور سامان نعمت اور خدمتگار اور اسباب مسرت ایک ہزار برس کی مسافت تک نظر آویں گے اور سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا جو حق تعالیٰ کے دیدار سے صبح وشام مشرف ہوگا ۔
عن جابرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینا اہل الجنۃ فی نعیم اذ سطع لہم نور فرفعوا رؤسہم فاذا الرب قد اشرف علیہم من فوقہم فقال السلام علیکم یا اہل الجنۃ قال وذلک قولہ تعالیٰ سلامٌ قولا من رب رحیم قال فنظر الیہم وینظرون الیہ	**ترجمہ** حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اپنی نعمتوں میں مشغول ہونگے دفعۃً ان کے روبرو ایک نور بلند ہوگا تو دیکھتے کیا ہیں کہ اوپر سے حق تعالیٰ کا ظہور ہوا اور ارشاد ہوگا السلام علیکم یا اہل الجنۃ اور اسی آیت کی یہی تفسیر ہے سلام قولا من رب رحیم پس حق تعالیٰ اہل جنت کو اور اہل جنت حق تعالیٰ کو دیکھیں گے

فلا یلتفتون الیٰ شیٔ من النعیم ما داموا ینظرون الیہ حتیٰ یحتجب عنہم ویبقیٰ نورہ رواہ ابن ماجۃ (مشکوٰۃ)

اور جب تک اُدھر دیکھتے ہیں کسی نعمت کی طرف التفات نہ کریں گے یہاں تک کہ وہ ان سے پردے میں ہو جاوے گا اور نور جو اس کا اثر ہے باقی رہ جاوے گا۔

ف ذرا ان حدیثوں کے مضامین میں غور کیا جاوے ایسی بے غل وغش اور ابدی نعمتیں دنیا میں کسی سلطان ہفت اقلیم کو بھی میسر ہیں۔

تتمہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ گیارھویں باب میں برزخ کی نعمتیں ذکر کی گئی تھیں اس پر ایک شبہ ہوا تھا اور اس بارھویں باب میں قیامت کی نعمتیں ذکر کی گئی ہیں اس پر بھی ویسا شبہ ہوتا ہے جیسا کہ گیارھویں باب پر ہوتا تھا وہ شبہ یہ ہے کہ جنت کی نعمتیں سنکر شوق جب پیدا ہو سکتا ہے جب کہ دوزخ کے عذابوں کی خبر نہ ہو اور دوزخ کی تکلیفوں اور مصیبتوں کی خبر معلوم ہونے کے بعد تو سب حوصلے پست ہو جاتے ہیں اور آخرت کے نام سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور بجائے آخرت کے شوق پیدا ہونے کے دنیا ہی میں رہنا غنیمت معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب تک دنیا میں ہیں ان عذابوں سے نجات ہے اور اہل عقل کا قول بھی ہے کہ تکلیف کا دفع کرنا آرام کے حاصل کرنے سے زیادہ ضروری ہے یہاں کے شبہ کے بھی ویسے ہی دو جواب ہیں جیسے گیارھویں باب کے شبہ کے تھے اول یہ کہ دوزخ سے بچنا اختیاری ہے اس معنی کر کہ جن اعمال کی وجہ سے دوزخ کا عذاب لازم آتا ہے وہ سب اختیاری ہیں ان سے بچیں دوزخ کی مصیبتوں

سے بچے رہیں گے دوسرے یہ کہ باوجود گناہ کرنے کے بھی اگر ایمان باقی ہے تو دوزخ کی تکلیفوں میں تخفیف کی رعایت ہوگی اور باوجود ان تکلیفوں کے یہ یقین ہے کہ ہم کو ایک دن ضرور ان سے نجات ملے گی زخم پر مرہم کا کام دیگا بخلاف دنیا کے کہ یہاں کی نعمتیں کیسی ہی ہوں لیکن آخرت کی تکلیفوں کا خیال ان سب کو مکدر کر دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کے لئے آخرت کی تکلیفوں کی حالت بھی دنیا کی نعمتوں کی حالت سے اچھی ہے کیونکہ وہاں کی تکلیفوں کے ساتھ جنت کا یقین لگا ہوا ہے اور دنیا کی نعمتوں کے ساتھ آخرت کا خطرہ ہے جو سب نعمتوں کو مٹی کر دینے والا ہے۔

اور تیسرا جواب اس شبہہ کا ایک وہ بھی ہے جو گیارھویں باب میں بھی مذکور ہوا ہے وہ یہ ہے کہ بعض گناہگاروں کے لئے کسی کی شفاعت سے یا محض فضل خداوندی سے آخرت کا عذاب کا بالکل نہ ہونا یا تھوڑی مدت کے بعد موقوف ہوجانا بھی ہوگا اس دوسرے اور تیسرے جواب کے لئے ثبوت کی ضرورت ہے چنانچہ اس کے ثبوت میں چند روایتیں لکھی جاتی ہیں۔

عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما اھل النار الذین ھم اھلھا فانھم لا یموتون فیھا ولا یحیون ولکن ناس منکم

ترجمہ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل دوزخ ہیں جو کہ حقیقۃً اہل دوزخ ہیں (یعنی کافر) وہ اس میں نہ مریں گے نہ جئیں گے لیکن بعض آدمی کو تم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے

اصابتهم النار بذنوبهم فاماتهم الله تعالیٰ اماتۃ حتے اذا کانوا فحما اذن بالشفاعۃ الحدیث (رواہ مسلم)	ان کے گناہوں کے سبب دوزخ کا اثر پہنچیگا پھر اللہ تعالیٰ ان کو ایک خاص طور کی موت دیدیگا یہاں تک کہ جب وہ بالکل کوئلہ ہوجاویں گے تو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے والوں کو اُن کی شفاعت کرنے کی اجازت دیدیگا۔ (بعض نے کہا ہے کہ ایک

مدت تک سزا پا کر بالکل مرجاویں گے بعض نے کہا ہے کہ قلت احساس میں مُردے کیساتھ تشبیہ دی گئی۔

عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ بین الجنۃ والنار فیقتص بعضھم من بعض مظالم کانت بینھم فی الدنیا حتے اذا ھذبوا و نقوا اذن لھم فی دخول الجنۃ رواہ البخاری مشکوۃ	ترجمہ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان دوزخ سے رہائی پاکر جنت دوزخ کے درمیان ایک پل پر روکے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک کے حقوق دوسرے کے ذمہ تھے ان کا عوض معاوضہ ہوگا یہاں تک کہ جب بالکل پاک صاف ہوجاویں گے تو دخول جنت کے لئے اجازت مل جاوے گی۔
وعن ابی سعیدؓ	ترجمہ حضرت ابو سعیدؓ سے ایک

فی حدیث طویل قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم بعد ان ذکر المُرور
علے الصراط حتی اذا خلص
المؤمنون من النار
فوالذی نفسی بیدہ ما
من احد منکم باشد
مناشدۃ فی الحق قد
تبین لکم من المؤمنین
للہ یوم القیمۃ
لاخوانھم الذین
فی النار یقولون
ربنا کانوا یصومون
معنا ویصلون
ویحجون فیقال لھم
اخرجوا من عرفتم
فیحرم صورھم
علی النار فیخرجون خلقا
کثیرا ثم یقولون ربنا

حدیث طویل میں ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے پل صراط پر گذرنے
کا بیان کرکے فرمایا کہ جب مسلمانوں کو
دوزخ سے رہائی ہوجاوے گی
تو قسم ہے اس ذات کی جس کے
قبضے میں میری جان ہے کہ اگر کسی کا
حق (دنیا میں) ثابت ہوجاوے تو وہ
بھی اتنا اس کے وصول کا تقاضا
نہیں کرتا جتنا مسلمان اللہ تعالیٰ
سے اپنے بھائیوں کے واسطے اصرار
کریں گے اے ہمارے پروردگار
یہ لوگ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے
تھے اور نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے
تھے ارشاد ہوگا کہ جن کو پہچانتے ہو
نکال لو اور ان کے چہروں میں آگ
کا ذرا اثر ہوگا تو وہ لوگ بہت سے
خلق کو نکالیں گے پھر عرض کریں گے
کہ اے ہمارے پروردگار جن کی نسبت
آپ نے ہم کو فرمایا تھا ان میں سے

ما بقي فيها احد ممن امرتنا
به فيقول ارجعوا فمن
وجدتم في قلبه مثقال
دينار من خير فاخرجوه
فيخرجون خلقا كثيرا
ثم يقول ارجعوا فمن
وجدتم في قلبه مثقال
نصف دينار من خير
فاخرجوه فيخرجون
خلقا كثيرا ثم يقول
ارجعوا فمن وجدتم
في قلبه مثقال ذرة من خير
فاخرجوه فيخرجون
خلقا كثيرا ثم يقول ربنا
لم نذر فيها خيرا فيقول الله
شفعت الملئكة وشفع
النبيون وشفع المؤمنون
ولم يبق الا ارحم الراحمين
فيقبض قبضة من النار

کوئی دوزخ میں رہا نہیں یعنی پہچان والا
سب کو نکال لائے گو دوسرے اہل ایمان موجود
ہیں) ارشاد ہوگا دوبارہ جاؤ اور جس کے
دل میں دینار کے برابر ایمان دیکھو اسکو
بھی نکال لو تو بہت سی خلقت کو (اسوقت)
نکال لیں گے پھر ارشاد ہوگا کہ اب کی بار
پھر جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار
کے برابر ایمان دیکھو اسکو بھی نکال لو
سو بہت سی خلقت کو (اسوقت) نکالیں
گے پھر ارشاد ہوگا کہ اب کی بار پھر جاؤ
اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان پاؤ
اس کو بھی نکال لو سو بہت سی خلقت
کو (اس وقت) نکالیں گے۔ پھر عرض
کریں گے کہ ہم نے اس میں کوئی ایماندار
نہیں چھوڑا اللہ تعالی ارشاد فرماویں گے
کہ ملائکہ شفاعت کر چکے اور پیغمبر شفاعت
کر چکے اور مومنین شفاعت کر چکے اب بجز
ارحم الراحمین کے کوئی باقی نہیں رہا۔
پس اللہ تعالی ایک مٹھی دوزخ سے لیگا

فیخرج منها قوماً لم یعملوا خیراً قط قد عادوا حمماً فیلقیهم فی نهر فی افواه الجنة یقال له نهر الحیوٰة فیخرجون کما تخرج الحبة فی حمیل السیل فیخرجون کاللؤلؤ فی رقابهم الخواتم فیقول اهل الجنة هٰؤلاء عتقاء الرحمٰن ادخلهم الجنة بغیر عمل عملوه ولا خیر قدموه فیقال لهم لکم ما رایتم ومثله معه متفق علیه (مشکوٰة)

اور ایسے لوگوں کو نکالیگا جنھوں نے کبھی خیر کی ہی نہ ہوگی اور وہ جلکر کوئلہ ہوگئے ہوں گے پھر ان کو ایک نہر پر ڈال دیگا جو لب جنت پر ہوگی اور اُسکا لقب نہر الحیواۃ ہے تو وہ اس طرح اس میں سے (تر وتازہ ہوکر) نکلیں گے جیسے سیلاب کے بہائے ہوئے خاک وخاشاک میں دانہ نکل آتا ہے غرض موتی کی طرح (آبدار ہوکر) نکل آویں گے اور انکے گردن پر خاص نشان ہوں گے اہل جنت کہیں گے کہ یہ رحمٰن کے آزاد کیئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر کسی عمل کے جس کو کیا ہوا ور بغیر کسی خیر کے جس کو آخرت میں بھیجا ہو جنت میں داخل کیا ہے پھر ان سے کہا جاویگا کہ تمھارے لئے وہ بھی ہے جو تمنے دیکھا اور اس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی۔

ف جو لوگ محض رحمت خداوندی سے سب سے اخیر میں دوزخ سے

نکالے جائیں گے یہ بات یقینی ہے کہ یہ لوگ کافر نہیں کیونکہ کافر کی بخشش کی شریعت میں بالکل نفی ہے کافر کے لئے ابدالآباد تک جہنم ہی میں رہنا ہے تو یا تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے پاس کسی پیغمبر کی خبر ہی نہیں پہنچی اس وجہ سے نہ ان کو کافر کہہ سکتے ہیں کہ کفر کی وجہ سے ہمیشہ جہنم میں رہتے نہ ان کو مؤمن کہہ سکتے ہیں جس طرح نبی کے ماننے والوں کو مومن کہا جاتا ہے کیونکہ نبی کی خبر اُن کو پہنچی ہی نہیں جب مومن نہیں ہیں تو جنت میں اور مؤمنین کے ساتھ نہیں گئے نہ کسی کی شفاعت اُن کو پہنچی - حدیث مذکور کے الفاظ سے ظاہر ایسی صورت معلوم ہوتی ہے کیونکہ حدیث مذکور کے اس جملہ میں بغیر عمل عملوہ ولاخیر قدموہ میں دو لفظ ہیں عمل اور خیر یعنی انہوں نے نہ کوئی عمل کیا ہوگا نہ کوئی بھلائی - بھلائی سے ایمان ہی سمجھ میں آتا ہے -

اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ جب اُن کو کسی نبی کی خبر ہی نہیں ہوئی تو بھلے بُرے سے بالکل بیخبر رہے تو دوزخ میں کیوں بھیجے گئے -

اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ بعضے گناہ نبی کے بتانے پر موقوف نہیں عقل سے بھی سمجھے جا سکتے ہیں جیسے ظلم وغیرہ وہ ایسے گناہوں میں مبتلا ہوئے ہونگے اس کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے پھر جب ان سے پاک ہو گئے تو رحمت خداوندی سے دوزخ میں سے نکال لئے گئے اور یا یہ لوگ مؤمن ہی ہوں گے مگر ایمان ان کا اس قدر کم درجہ کا اور ضعیف ہو گا کہ کسی نبی اور ولی کی شناخت میں نہ آئے گا بس حق تعالیٰ کو اسکی اطلاع ہوگی

جب کوئی نہ پہچان سکیگا تو حق تعالیٰ ان کو دوزخ سے نکالیں گے اس صورت میں حدیث مذکور کے لفظ ولاخیر سے مراد یہ ہوگی کہ خیر یعنی ایمان قابل شمار انہیں نہ ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب کا خلاصہ یوں سمجھو کہ کتاب ہذا ایک نسخہ ہے امراض قلبی کا اب اس کی ترکیب استعمال بیان ہوتی ہے اس کتاب کے پڑھ لینے کے بعد اس کا فائدہ حاصل کرنے کا یعنی آخرت کا شوق پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دن میں یا رات میں کوئی فرصت کا وقت کر کے کتاب کے سب مضمونوں کو دل میں جمع کر کے خیال ہی کے طور پر سہی یہ سوچا کرے کہ دنیا رنج و تکلیف کا گھر ہے وہ کونسا دن ہوگا کہ وطن اصلی یعنی آخرت کی جدائی کے دن ختم ہونگے اور رحمت کے فرشتے مجھے لینے کو آئیں گے اور موت سے پہلے کچھ بیماری ہوتی ہوگی تو اس سے میرے گناہ معاف ہو جاویں گے اور پاک صاف ہو جاؤنگا پھر دم نکلنے کے وقت فرشتوں سے وہ خوشخبریاں سنوں گا جو کتاب میں لکھی ہیں اور یوں عزت و آبرو کے ساتھ مجھ کو فرشتے لیجائیں گے پھر قبر میں ایسی ایسی باتیں دیکھوں گا اور بزرگوں کی اور اعزا اور اقارب اور دوستوں کی روحوں سے ملاقات ہوگی اور یوں جنت میں سیر کرتا پھروں گا اور اگر کوئی میرا عمل باقیات صالحات کی قسم سے ہوگا یا میرے بعد کسی مسلمان بھائی نے میرے لئے دعا کر دی تو ان کی برکت سے ان نعمتوں میں اور بھی ترقی ہوتی رہے گی پھر قیامت میں اس طرح آرام و آسائی ہوگی پھر جنت میں ایسی ایسی ظاہری اور باطنی لذتیں ہونگی۔

غرض فرصت کے وقت یہ سب باتیں سوچ کر دیر تک لیا کرے اور اگر عذاب
کی خبریں یاد آویں تو خیال کرے کہ اس سے بچنا تو ممکن ہے ایسے کاموں
سے بچا رہوں جن پر عذاب ہوتا ہے تو عذاب کیوں ہوگا۔ اس شغل اور خیال
باندھنے سے آخرت کا شوق بڑھے گا اور دنیا سے دل آپ ہی کم ہوتی جاوے گی
اور بجائے اس کے کہ دنیا سے محبت تھی دنیا سے وحشت اور آخرت پیدا
ہونے لگے گی اور جو آخرت سے وحشت تھی بجائے اس کے آخرت سے
دلچسپی اور محبت پیدا ہونا شروع ہو گی اور یہ شغل اور تصور والا وہ اس نوع
کے خوف کی عبادت ہے اور شریعت میں اس کا حکم ہے اور اس کی فضیلت
آئی ہے اس کا ثبوت ان حدیثوں سے ہے۔

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر الموت فانہ یمحص الذنوب ویزھد فی الدنیا الحدیث اخرجہ ابن ابی الدنیا۔ شرح الصدور

ترجمہ حضرت انسؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ وہ گناہوں سے صاف کرتی ہے اور دنیا سے بے رغبت بناتی ہے

عن الوضین بن عطاء قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا احس من الناس بغفلۃ من الموت جاء فاخذ بعضادۃ الباب ثم ھتف ثلثا

ترجمہ وضین بن عطاءؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو موت سے غافل دیکھتے تو تشریف لاتے اور دروازے کے بازو پکڑ کر تین بار پکار فرماتے۔

یا ایها الناس یا اهل الاسلام انتکم المنیة راتبة لازمة جاء الموت بما جاء بہ جاء بالروح والراحة والکثرة المبارکة لاولیاء الرحمن من اهل دار الخلود الذین کان سعیهم و رغبتهم فیہا۔	اے لوگو اے اہل اسلام موت تمہارے پاس ضروری اور لازم ہو کر آپہنچی موت مع اپنے متعلقات کے آپہنچی موت انبساط اور راحت اور کثرت مبارکہ (بڑی برکت) خوشی کے ساتھ آپہنچی اہل جنت کے مقبولان رحمن کے لیے جن کی سعی اور رغبت جنت میں تھی۔
فی شرح الصدور قیل یا رسول اللہ هل یحشر مع الشهداء احد قال نعم من یذکر الموت فی الیوم واللیلة عشرین مرة قلت ومن راقب کما ذکرت کان ذکرہ لہ اکثر من عشرین للکثرة فی الروایات التی هی محل المراقبة	ترجمہ شرح الصدور میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا شہداء کے ساتھ کوئی اور بھی محشور ہوگا آپ نے فرمایا ہاں جو شخص موت کو دن رات میں بیس بار یاد کیا کرے۔ میں کہتا ہوں کہ جو شخص جس طرح میں نے بیان کیا ہے مراقبہ کیا کریں تو اس کا یاد کرنا موت کو بیس مرتبہ سے زیادہ ہوجاویگا کیونکہ جو روایات محل ہیں مراقبہ کا وہ بیس سے کہیں زیادہ ہے

امید کو اوسط درجہ پر رکھنے کا بیان

مسلمانوں کو معلوم ہوگا کہ ایمان کا کمال نہ صرف خوف سے ہوتا ہے اور نہ
صرف امید سے بلکہ خوف اور امید کے درمیان میں رہنے سے ہوتا ہے جیسا
کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور اس رسالہ میں تمام مضامین امید ہی امید
کے لکھے گئے ہیں خوف کے مضامین بالکل نہیں لکھے گئے اس سے یہ سمجھنا چاہیے
کہ ہماری غرض یہ ہے فقط امید ہی رکھنا چاہیئے خوف کو بالکل بھلا دیا جائے
بلکہ ہماری غرض ایسے مضامین کے لکھنے سے دنیا سے نفرت دلانا اور آخرت کا
شوق پیدا کرنا ہے اور اس غرض کے پورا ہونے میں امید کے مضامین کو زیادہ
دخل ہے کیونکہ جب آخرت کا شوق پیدا ہوگا تو نیک کاموں کی خواہ مخواہ
ہمت ہوگی اور یہ ہمت ہی اصل غرض ہے عذاب کی خبریں سنانے سے بھی
سمجھ میں آگیا ہوگا کہ خوف کی خبریں اور امید کی خبریں دونوں اصل غرض میں
(کہ وہ ہمت اعمال کی دلانا ہے) شریک اور یکساں ہیں پس اس رسالہ کے
مضامین جو صرف امید دلانے والے ہیں درحقیقت خوف کے مضامین کی
تائید کرنے والے ہیں (کیونکہ جو غرض خوف کے مضامین سے تھی وہ ان سے
ہے) نہ کہ خوف کے مضامین کے خلاف کوئی بات ثابت کرنیوالے ہیں
تو یہ نہ ہونا چاہیئے کہ آدمی خوف کو بالکل بھلا دے (کیونکہ حق تعالے نے
کمال ایمان کی علامت یہ فرمائی ہے والذین ھم من عذاب ربھم
مشفقون ان عذاب ربھم غیر مامون یعنی مومن کامل کی ایک یہ بھی
صفت ہے کہ پروردگار کے عذاب سے ڈرتا ہو کیونکہ پروردگار کا عذاب ایسی
چیز نہیں جس سے کوئی بیخوف ہو جاوے۔ مصطفیٰ)

زیادتی عمر کے متعلق تحقیق

تیسرے باب کے اخیر میں ایک شبہہ اور اس کا جواب مذکور ہوا ہے (وہ
شبہہ یہ تھا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کو حیات پر ترجیح
ہے مگر بعض احادیث میں موت کی تمنا کرلنے سے ممانعت آئی ہے اس کا
جواب یہ تھا کہ اس اعتبار سے حیات کو موت پر ترجیح ہو سکتی ہے کہ زندگی
زیادہ ہوگی تو نیکیاں بڑھیں گی یا گناہوں سے توبہ ہوسکے گی ورنہ ترجیح
موت ہی کو ہے کیونکہ موت کے بعد ہی تمام نعمتیں آخرت کی مل سکتی ہیں) اب
یہاں بھی اسی جواب کو ذرا صاف طور سے بیان کیا جاتا ہے وہ بیان یہ ہے
کہ اگر غور کیا جاوے تو ثابت ہوجاوے گا کہ جن حدیثوں سے زندگی کو ترجیح
معلوم ہوتی ہے وہ حدیثیں حقیقت میں اُن حدیثوں کی تائید کرتی ہیں جسے
موت کو ترجیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان حدیثوں میں خود موجود ہے کہ موت
کی تمنا اس واسطے نہیں چاہیے کہ زندگی میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں
سے توبہ ہوسکتی ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ زندگی بڑھنے سے موت کی بہتری کی امید ہے اسواسطے
زندگانی کا بڑھنا بہتر ہے ورنہ زندگی خود مقصود نہیں تو ترجیح موت ہی
کو ہوئی جیسا کہ تیسرے باب کی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے نیز اس حدیث
سے ثابت ہے جو ہم یہاں لکھتے ہیں

ترجمہ زرعہ بن عبداللہ سے روایت ہے	عن زرعۃ بن عبد اللّٰہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحب الانسان الحیوۃ والموت خیر لنفسہ اخرجہ البیہقی (شرح الصدور)	کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی زندگی کو محبوب رکھتا ہے حالانکہ موت اس کے لئے بہتر ہے۔

بعض اہل شوق کے قصے

ان قصوں کے لکھنے میں یہ فائدہ ہے کہ انسان کی طبعی بات ہے کہ اپنے ہمجنسوں کے حالات سے زیادہ اثر قبول کرتا ہے تو ان قصوں کو آخرت کا شوق پیدا کرنے میں زیادہ اثر ہے۔

عن عائشۃ رض قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والاخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیھم	ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی ایسا نبی نہیں جسکو دنیا و آخرت کے بیچ میں اختیار نہ دیا گیا ہو اور آپ کو اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی ہے سخت بستگی آواز نے پکڑا اس وقت میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے

عربی	اردو
من النبيين والصديقين و الشهداء والصالحين فعلمت انه خير متفق عليه (مشكوة)	یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین میں سمجھ گئی کہ اب آپ کو اختیار دیا گیا ہوگا
اخرج احمد ان ملك الموت جاء الى ابراهيم عليه صلوات الله وسلامه ليقبض روحه فقال ابراهيم يا ملك الموت هل رأيت خليلا يقبض روح خليله فعرج ملك الموت الى ربه فقال قل له هل رأيت خليلا يكره لقاء خليله فرجع قال فاقبض روحي الساعة (شرح الصدور)	ترجمہ مسند احمد میں ہے کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اُن کی روح قبض کریں انہوں نے فرمایا اے ملک الموت کیا کسی دوست کو دیکھا کہ اپنے دوست کی روح قبض کرے ملک الموت جناب باری میں حاضر ہوئے ارشاد ہوا کہ اُن سے کہو کہ کیا کسی دوست کو دیکھا ہے کہ اپنے دوست سے ملنا ناپسند کرے انہوں نے یہ سنکر فرمایا تو بس میری روح ابھی قبض کر لے
عن عمر رض قال اللهم قد ضعفت قوتي وكبر سني وانتشرت رعيتي فاقبضني اليك غير مضيع ولا مقصر	ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ انہوں نے دعا کی اے اللہ میری قوت ضعیف ہو گئی اور میری رعیت بہت پھیل گئی مجکو اپنے پاس اٹھا لیجئے ایسے طور پر کہ نہیں ضائع کیا یا کی تقصیر

فما جاوز ذالك الشهر حتے قبض اخرجه مالك (شرح الصدور)	کروں پس اس مہینے سے آگے نہیں بڑھے کہ اٹھا لئے گئے
عن الحسن قال كان في مصركم هذا رجل عابد فخرج من المسجد فلما وضع رجله في الركاب اتاه ملك الموت فقال له مرحبا لقد كنت اليك بالاشواق فقبض روحه (شرح الصدور)	ترجمہ حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ تمہارے اس شہر میں ایک عابد تھا وہ مسجد سے نکلا جب رکاب میں پاؤں رکھا تو ملک الموت اس کے پاس آکھڑے ہوئے اس نے کہا مرحبا میں تمہارا اشتیاق تھا پس انھوں نے اس کی روح قبض کر لی۔
عن خالد بن معدان قال ما من دابة في بر ولا بحر يسرني ان تفتديني من الموت ولو كان للموت علما يستبق الناس اليه ما سبقني اليه احد الا رجل يغلبني بفضل قوته اخرجه ابن سعد والمروزي (شرح الصدور)	ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ کوئی جاندار خشکی میں یا دریا میں ایسا نہیں کہ میں موت سے اپنی طرف سے اس کا فدیہ ہونا پسند کروں۔ اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ دوڑ کر وہاں پہنچ سکتے تو مجھ سے پہلے اس تک کوئی نہ پہنچتا مگر جو زور میں مجھ سے زیادہ ہوتا۔
عن ابي مسهر قال سمعت رجلا يقول لسعيد بن عبد العزيز	ترجمہ ابو مسہر سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سعید بن عبد العزیز

التنوخی اطال اللہ بقاءك فقال بل عجل اللہ بی الی رحمتہ اخرجہ ابن عساکر (شرح الصدور)	تنوخی سے یہ کہتے سنا کہ خدا تم کو تا دیر سلامت رکھے انہوں نے کہا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جلدی اپنی رحمت میں بلائے ۔
عن عبیدۃ بن مہاجر قال لو قیل من مس ھذا العود مات لقمت حتی امسہ اخرجہ ابو نعیم (شرح الصدور)	ترجمہ عبیدہ ابن مہاجر سے روایت ہے کہ اگر کہا جاوے کہ جو شخص اس لکڑی کو چھو لے وہ مر جائے تو میں فوراً کھڑا ہو کر اس کو چھو لوں ۔
عن ابی ھریرۃ انہ مر برجل فقال لہ این ترید قال السوق قال ان استطعت ان تشتری لی الموت قبل ان ترجع فافعل اخرجہ ابن ابی شیبۃ و ابن سعد (شرح الصدور)	ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گذرا انہوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے اس نے کہا بازار کا ۔ فرمایا اگر ممکن ہو کہ قبل واپسی کے میرے لئے موت خرید لو تو ضرور خرید لینا ۔
عن عبد اللہ بن ابی زکریا انہ کان یقول لو خیرت بین ان اعمر مائۃ سنۃ فی طاعۃ اللہ وان اقبض فی یومی ھذا او فی ساعتی ھذہ	ترجمہ عبد اللہ ابن ابی زکریا سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ اگر مجھ کو دو امر کا اختیار دیا جاوے ایک یہ کہ میری سو سال کی عمر ہو طاعت الٰہی میں اور ایک یہ کہ آج ہی کے دن یا اسی گھڑی میری

لاخترت ان اقبض
فی یومی هذا اوفی ساعتی
هذه شوقا الی الله والی
رسوله والی الصالحین من عباده
اخرجه ابو نعیم (شرح الصدور)

جان قبض کر لی جاوے تو میں اسی
کو پسند کروں کہ آج ہی کے دن یا اسی
گھڑی میری جان قبض ہو جاوے
بوجہ اشتیاق کے خدا کی طرف اور
رسول کی اور نیک بندوں کی طرف

عن احمد بن ابی الحواریؒ
قال سمعت ابا عبد الله
الباجی یقول لو خیرت بین
ان تکون لی الدنیا منذ
یوم خلقت اتنعم
فیها حلالا
ولا اسئل
عنها یوم القیمة
وبین ان تخرج نفسی
الساعة لاخترت ان
تخرج نفسی الساعة اما تحب
ان تاتی من یطیع اخرجه ابو نعیم
وابن عساکر (شرح الصدور)

ترجمہ احمد ابن ابی الحواریؒ سے منقول
ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ الباجی کو یہ
کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر مجھ کو ایک تو یہ
اختیار دیا جاوے کہ مجھ کو تمام دنیا
ملجاوے جب سے میں پیدا ہوا ہوں
اس طرح پر کہ اس میں حلال طور پر
عیش کروں اور پھر قیامت میں کچھ باز
پرس بھی نہ ہو۔
اور ایک یہ اختیار دیا جاوے کہ اسی وقت
میرا دم نکلجاوے تو میں اسی کو ترجیح
دوں کہ میرا دم اسی وقت نکلجاوے
کیا تجھ کو یہ امر مرغوب نہیں کہ اہل طاعت
سے جا ملے۔

ف اگر کہا جاوے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جب ملک الموت آئے

اگر موت شوق کی چیز ہے تو انھوں نے فرشتہ کے ساتھ سختی کیوں فرمائی۔
جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام نے اُن کو پہچانا نہیں کیونکہ ایک[1] حدیث میں
ہے کہ وہ اس وقت عیاناً آئے تھے اور صحاح کی اس حدیث سے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس عالم میں جبرئیل علیہ السّلام کو بصورت اصل دیکھنے
کے متحمل نہیں ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں کوئی معائنہ
نہیں دیکھ سکتا اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں وہ بصورت بشر آتے تھے
پس نہ پہچاننا کچھ عجب نہیں پس اس سے شوق موت کی نفی نہیں ہوتی۔ فقط

بعضے اشعار[2] اہل ذوق

اگر گاہ گاہ ان کو پڑھ لیا کریں تو بوجہ اس کے کہ خود کلام کا موزون ہونا بھی
خاص اثر رکھتا ہے یہ اشعار آتش شوق کو زیادہ مشتعل کردیں گے۔

ارشادِ عارف شیرازی رح

خرّم آں روز کزیں منزل ویران بروم	کیا مبارک ہے وہ دن جب ہو دنیا سے سفر

[1] اخرج احمد والبزار والحاکم وصححہ عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کان یاتی ملک الموت الناس عیانا فاتی موسی فلطمہ الی قولہ فکان یاتی بعد الناس خفیۃ کذا فی شرح الصدور ۱۲ منہ

[2] اس کتاب میں صرف فارسی کے اشعار تھے اس مرتبہ کی اشاعت میں فارسی کے ساتھ ان کا ترجمہ بھی منظوم کرا دیا ہے پہلے کالم میں فارسی مصرع اور دوسرے کالم میں اس کا منظوم ترجمہ ہے ۱۲ ظہور غفرلہ

راحت جان طلبم ور پے جانان بروم
نذر کردم کہ گر آید بسر این غم روزے
تا در میکدہ شادان و غزل خوان بروم

جان کو چین ملے اور ملے وہ دلبر
نذر کی ہے جو غم ہجر کسی دن ہو بسر
وجد میں آکے کروں میں در ساقی پہ گذر

ارشادِ عارف جامیؒ

دلا تا کے درین کاخ مجازی
کنی مانند طفلان خاک بازی
توئی آن دست پرور مرغ گستاخ
کہ بودت آشیان بیرون ازین کاخ
چرا زان آشیان بیگانہ گشتی
چو دونان چغد این ویرانہ گشتی
بیفشان بال و پر ز آمیزش خاک
بپر تا کنگر ایوان افلاک

بھلا فانی جہان میں کب تک اے دل
رہے گا کھیل تیرا آب اور گل
تو ہی ہے لاڈ کا پالا وہ طائر
قفس سے آشیاں ہے تیرا ظاہر
ہوا اس آشیاں سے کیوں تو محروم
بنا ہے اس بیابان کا تو کیوں بوم
ہٹا کر بال و پر سے خاکِ تن کو
لگا پرواز عرش ذوالمنن کو

ارشاد عارف رومیؒ

بشنو از نے چون حکایت میکند
وز جدائیہا شکایت میکند
کز نیستان تا مرا ببریدہ اند
از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند

نے سے سنئے کیا حکایت کرتی ہے
یوں جدائی کی شکایت کرتی ہے
جب سے کاٹا ہے نیستاں سے مجھے
مرد و زن روتے نالوں سے مرے

سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق
تا بگویم شرح درد اشتیاق
ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش
باز جوید روزگار وصل خویش
من بہر جمعیتے نالان شدم
جفت خوش حالان و بدحالان شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
وز درون من نجست اسرار من
سر من از نالۂ من دور نیست
لیک چشم و گوش را آن نور نیست
تن ز جان و جان ز تن مستور نیست
لیک کس را دید جان دستور نیست
آتش ست این بانگ نای و نیست باد
ہر کہ این آتش ندارد نیست باد

چاہتی ہوں سینہ صد پاش فراق
تا سناؤں حال درد اشتیاق
اصل سے اپنی ہوا ہے جو جدا
چاہتا ہے پھر زمانہ وصل کا
میں ہر ایک محفل میں روئی زار زار
نیک و بد کو سمجھی اپنا غمگسار
بن گئے اپنے سمجھ میں میرے یار
پر نہ سمجھے راز میرا زینہار
راز میرا ہے کہاں نالہ سے دور
پر کہاں وہ چشم و گوش میں نور
تن ہے جان سے جان ہے تن سے قریب
پر ہوا دیدار جاں کس کو نصیب
آگ ہے یہ نالہ مت سمجھو ہوا
جس میں یہ شعلہ نہ ہو وہ ہو فنا

پیر چنگی کے بیہوش ہونے کا قصّہ

گشت آزاد از تن و رنج جہان
در جہان سادہ و صحرائے جان
جان او آنجا سرایان ماجرا

درد دنیا اور بدن سے چھٹ گیا
وہ جہان جان کے صحرا میں گیا
روح نے اس کی وہاں یوں عرض کی

کاندر اینجا گر بمانندے مرا
خوش ببُوے جانم ازین باغ و بہار
مست این صحرائے غیب لالہ زار
بے پر و بے پا سفر مے کردمے
بے لب و دندان شکری خوردمی
ذکر و فکر و فارغ از رنج دماغ
کردمے با ساکنان چرخ لاغ
چشم بستہ عالمی مے دیدمے
ور دو ریحان بے کفے مے چیدمے
مرغ آبی غرق دریائے عسل
عین ایوبی شراب مغتسل
کہ بدو ایوب از سر تا بہ فرق
پاک شد از رنجہا چون نور شرق
گر بود این چرخ در جزو یکہ ہست
نیست نزد آنجہاں جز تنگ دست
مثنوی در حجم گر بودے چو چرخ
در نگنجیدے درو زین نیم برخ
کاین زمین و آسمان بس فراخ
کرد از تنگی دلم را شاخ شاخ

مجھ کو رہنے دیتے گر یاں دائمی
جان مری خوش رہتی اس گلزار سے
مست رہتی غیب کے انوار سے
چلتی اُڑتی پھرتی یاں بے پاؤں پر
کھاتی رہتی بے لب و دنداں شکر
ذکر کرتی میں ترا بے دردسر
بولتی ہنستی فرشتوں سے مگر
بند آنکھوں سے یہ عالم دیکھتی
اور بے ہاتھوں کے یاں گل توڑتی
بنگئی بحر عسل میں غوطہ زن
چشمۂ ایوب سے نکھرا بدن
حضرت ایوب جس سے سر بسر
بن گئے تھے صاف جوں نور سحر
آسمان دس حصے بڑھ جائے اگر
تب بھی اس عالم سے ہوگا تنگ تر
مثنوی بنجائے گرچہ آسمان
نصف حصہ بھی نہ ہو اس کا بیان
گو زمین و آسمان اعلیٰ بنے
دل کے ٹکڑے ان کی تنگی نے کئے

وین جہانے کاندرین خوابم نمود
ازکشائش پر و بالم را کشود

یہ جہاں جو خواب میں آیا نظر
اُس نے کھولے بند غم سے میرے پر

آن جہاں وراہش ارپید ابدے
کم کسے یک لحظۂ اینجا بدے

اس جہاں کی راہ گر ہوتی عیاں
کوئی بھی رہتا نہ اک لحظہ یہاں

مول مولی میزد آنجا جان او
درفضائے رحمت واحسان او

روح کہتی تھی خوشی میں ٹھیر جا
دیکھ یہ احسان و رحمت کی فضا

امرے آمد کہ ہیں طامع مشو
چوں ز پایت خار بیرون شو برو

حکم آیا فائدہ کیا حرص سے
پیر کا کانٹا جو نکلا راہ لے

حضرت علیؓ کی اپنے قاتل سے چشم پوشی کرنیکا قصہ

گفت دشمن را ہمی بینم بچشم
روز و شب بر وے ندارم ہیچ خشم

بولے دشمن کو ہوں ہر دم دیکھتا
پر نہیں کرتا کبھی غصہ ذرا

زانکہ مرگم ہمچو جاں خوش آمدست
مرگ من در بعث چنگ اندر زدست

موت مثل روح ہے میری شفیق
اس جہاں کی زندگی کی ہے رفیق

مرگ بے مرگی بود ما را حلال
برگ بے برگی بود ما را نوال

موت ہے بے موت کے مجھ کو روا
بے سروسامانیاں ساماں مرا

برگ بے برگی ترا چوں برگ شد
جان باقی یافتی و مرگ شد

جب ہوئیں محتاجیاں ساماں ترا
پائی تو نے روح ملک بابقا

ظاہرش مرگ و بباطن زندگی

ہے بظاہر موت باطن میں حیات

ظاہرش ابتر نہاں پابندگی
انجم زادن جنیں را رفتن ست
در جہاں اورا زنو بشگفتن ست
این کہ مردن پیش جانش تہلکہ ست
حکم لا تلقوا نگیر داو بدست
چوں مراسوے اجل عشق وہو است
نہی لا تلقوا بایدیکم مراست
زانکہ نہی از دانہ شیرین بود
تلخ را خود نہی حاجت کے شود
دانہ مردن مرا شیرین شدہ ست
بل ھُمْ اَحیاء پےمن آمدہ است
اقتلونی یا ثقاتی دائما
ان فی قتلی حیاتی دائما
ان فی موتی حیوتی یافتی
کم افارق وطنی حتی متی
فرقتی لو لم تکن فی ذا السکون
لم یقل انا الیہ راجعون
راجع آن باشد کہ باز آید بشہر
سوے وحدت آید از تفریق دہر

ہے بظاہر ابتری باطن ثبات
جیسے بچہ پیٹ سے باہر چلا
اُس نے یاں پائی نئی نشو و نما
موت سے ہے جس کی جاں کو کچھ خطر
اس کو آخر تہلکہ کی کیا خبر
موت سے جب عشق و الفت ہی ہو
تہلکہ سے مجھ کو بچنا چاہئے
روک تو ہوتی ہے میٹھی چیز سے
روک کب ہوتی ہے کڑوی کیلئے
موت میری حق میں اک میٹھا ہی پھل
ہے حیات جاوداں مجھ کو اجل
قتل کر ڈالو مجھے اے مہرباں
قتل ہے میری حیات جاوداں
موت ہی میری حیات اے یار من
کیوں رہے کب تک ہی ہجر وطن
موت ہوتی گر نہ آرام و سکون
تو نہ کہتا رب کہو تم راجعون
ہے وہی راجع جو لوٹے شہر کو
سوے وحدت چھوڑ ہجر دہر کو

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ

گفت حمزہ چونکہ بودم من جواں
مرگ می دیدم وداع این جہاں
سوے مردن کس برغبت کے رود
پیش اژدرہا برہنہ کے شود
لیک از نور محمد من کنوں
نیستم این شہر فانی را زبوں
از بروں حس لشکرگاہ شاہ
پر ہمی بینم ز نور حق سپاہ
خیمہ در خیمہ طناب اندر طناب
شکر آنکہ کرد بیدارم ز خواب
آنکہ مردن پیش او شد فتح باب
سارعوا آمد مر اورا در خطاب
الحذر اے مرگ بیناں وارعوا
العجل اے حشر بیناں سارعوا

بولے حمزہ جن دنوں تھا میں جواں
موت ہی سمجھوں تھا میں ترک جہاں
موت کے منہ میں کوئی جاتا نہیں
اور برہنہ سوے مار آتا نہیں
لیکن اب نور محمد سے میاں
مجھ پہ غالب نہیں فانی جہاں
خیمہ گاہ شاہ حس سے دور ہے
نور حق سے فوج سب معمور ہے
نور سے بھرپور ہر خیمہ طناب
اس کا احسان کردیا سب دور خواب
موت کو سمجھا ہے جو فوز عظیم
جلد آجا اس کو کہتا ہے کریم
مرگ بینو تن زرہ سے نوسوار
حشر بینو جلد دوڑو سوے یار

حضرت بلالؓ کے خوشی سے انتقال فرمانے کا قصہ

چون بلال از ضعف شد ہمچون ہلال

جب مرض سے ہوگئے لاغر بلال

رنگ مرگ افتاد بر روے بلال
جفت او دیدش بگفتا واحرب
پس بلالش گفت نے نے واطرب
تاکنوں اندر حرب بودم ز زیست
تو چہ دانی مرگ چہ عیش ست و چیست
این ہمی گفت و رخش در عین گفت
نرگس و گل برگ و لالہ مے شگفت
تاب روے و چشم پر انوار او
مے گواہی داد بر گفتار او
گفت جفتش الفراق اے خوش خصال
گفت نے نے الوصال ست الوصال
گفت جفت امشب غریبے می روی
از تبار و خویش غائب مے شوی
گفت نے نے بلکہ امشب جان من
میرسد خوش از غریبی در وطن
گفت اے جان و دلم واحسرتا
گفت نے نے جان من وادولتا
گفت آن رویت کجا بینیم ما
گفت اندر خلوت خاص خدا

مردنی چھائی ہوا چہرہ نڈھال
دیکھ کر بولیں یہ بی بی ہے غضب
بولے وہ حضرت نہیں یہ ہے طرب
اب تلک تھا قیدی جنگ حیات
تجھ کو کیا معلوم یہ عیش ممات
ان جوابوں میں جو وہ خوش ذات تھا
لالہ و گل رخ سے اس کے مات تھا
روشنی چہرہ کی اور آنکھونکا نور
اس کی باتوں کے تھے شاہد ضرور
بولیں یوں بی بی فراق اے خوشخصال
آپ یوں بولے نہیں یہ ہے وصال
بولیں وہ رہگیر غربت ہو چلے
اقربا سے اپنے رخصت ہو چلے
بولے وہ حضرت نہیں ای جان من
روح غربت سے چلی سوئے وطن
بولیں وہ کیا حالت حسرت ہے یہ
آپ بولے جان من دولت ہے یہ
بولیں وہ میں تم کو دیکھوں گی کہاں
آپ بولے عرش رب کے درمیاں

من چو آدم بودم اول حبس کرب
پر شد اکنون نسل جانم شرق و غرب
من گدا بودم درین خانہ چو چاہ
شاہ گشتم قصر باید بہر شاہ
قصرہا خود مر شہان را مانس است
مردہ را خانہ و مکان گورے بس است

مثل آدم یاں ہوا تھا مبتلا
لیکن اب ہر سو ہی میرا سلسلہ
میں کنوئیں جیسے جہاں میں تھا گدا
اب ہوں سلطاں قصر سلطانی ملا
قصر سے ہوتا ہے جیسے انس شاہ
قبر ہے مردہ کا محل عز و جاہ

ایک عاشق کا ملامت کرنیوالے کو جواب دینے کا قصہ

گفت اے ناصح خمش کن چند پند
پند کم دہ زانکہ بس سخت ست بند
تو مکن تہدیدم از کشتن کہ من
تشنہ زارم بخون خویشتن
عاشقاں را ہر زمانے مردنی ست
مردن عشاق خود یک نوع نیست
او دو صد جان دارد از نور ہدی
واں دو صد را مے کند ہر دم فدا
ہر یکے را جان ستاند دہ بہا
از نبی خواں عشرۃ امثالہا
گر بریزد خون من آن دوست رو

بولا عاشق ناصحا کب تک یہ پند
ختم کر بس عشق ہے اک سخت بند
قتل ہونے سے مجھے تو مت ڈرا
میں بہت تشنہ ہوں اپنے خوں کا
عاشقوں کو عشق میں ہر دم ہی موت
عاشقوں کو ہے کہاں اک طور فوت
نور حق کرتا ہے بیحد جاں عطا
اور وہ کرتا ہے اُن سب کو فدا
ایک کی لیتا ہے دس دہ رو درس
پڑھ لے قرآں میں ایک نیکی کی دس
قتل کر دے گر مجھے وہ مہرباں

پائے سوبان جان برافشانم برو
آن زمو دم مرگ من در زندگی ست
چون رہم زین زندگی پابندگی ست
اقتلونی اقتلونی یا ثقات
ان فی قتلی حیوۃ فی الحیا
یا منیر الخد یا روح البقاء
اجتذب قلبی وجدلی باللقاء
لی حبیب حبہ یشوی الحشا
لو یشا یمشی علی عینی مشا

وجد میں قربان کروں میں اپنی جان
درحقیقت موت ہے یہ زندگی
اس سے جب چھوٹا تو ہے پابندگی
قتل کردو قتل مجھ کو مہربان
قتل ہے میری حیات جاودان
اے سراپا نور اے جان بقا
جذب کر لے دل کو دکھلادے لقا
اس کی الفت میں جلے جان و جگر
اس کے چلنے کو ہیں آنکھیں رہگزر

حب وطن کی تشریح

اے مسافر با مسافر رائے زن
زانکہ پائت لنگ دارد رائے زن
از دم حب الوطن بگذر مایست
کہ وطن آن سوست جان این سو نیست
گر وطن خواہی گذر زان سوئے شط
این حدیث راست را کم خوان غلط
یعنی حب الوطن آمد درست
تو وطن بشناس اے خواجہ نخست

اے مسافر کر مسافر سے صلاح
تا نہ روکے رائے زن راہ فلاح
مت ٹھہر مت ترک کر حب وطن
اس وطن میں جان ہے یاں صرف تن
گر وطن چاہے تو پرلے پار ہو
اس حدیث حق سے مت بیزار ہو
یعنی حب الوطن یوں ہیں صحیح
تو وطن پہچان اے مرد فصیح

آخرت کے شوق کے لئے دُعا

اس کتاب میں یہاں تک جو حدیثیں آخرت کو یاد رکھنے کے لئے لکھی گئیں اور اخیر میں جو قصے اور نظمیں آخرت کو یاد دلانے اور یاد کرنے کو دُہرانے کے لئے لکھی گئیں یہ سب تدبیریں اور ذرائع ہیں وطن اصلی (آخرت) کا شوق اور آخرت کی بھلائی بدرجہ کمال حاصل کرنے کے لیکن یہ بھی مسلم ہے کہ تدبیروں اور ذرائع کا موجود ہونا اور اثر نتیجہ کا پیدا ہونا ان سب کا اصلی سبب خالق اسباب (حق تعالیٰ) کا چاہنا اور فضل ہے جیسا کہ مولانا رومی کچھ تدبیریں اصلاح باطن کے متعلق بیان کرکے فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے ؎

کہدیا سب کچھ مگر آخر ہے یہ — بے خدا کے فضل کے ذرہ ہے نہ یہ

اس لئے ضروری اور سخت ضروری ہے کہ تدبیروں اور ذرائع کو اختیار کرنے کے بعد ان ہی پر بس نہ کرے بلکہ حق تعالیٰ سے دعا بھی کرے کہ ہمارے اس کام میں مدد فرمائیے۔

لہٰذا مناسب معلوم ہوا کہ یہاں اخیر میں کچھ دعائیں بھی جو اس کتاب کے مضمون کے مناسب ہیں مناجات مقبول ہی سے نقل کر دیجاویں تاکہ کتاب کے مضمونوں کیساتھ اُن دعاؤں کو بھی حق تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا کریں اور چونکہ شوق کی دعا میں معنی کا سمجھنا بھی بہت کچھ اثر رکھتا ہے۔ اس واسطے ساتھ مناجات مقبول ہی سے اُن دُعاؤں کا ترجمہ بھی لکھدیا ہے اب پڑھنے والوں کو اختیار ہے چاہے اصل عربی کی دعاؤوں کو پڑھیں چاہے

اُردو ترجمہ کو یا دونوں کو کیونکہ غرض ہر طرح حاصل ہے اصل مطلب میں کسی عبارت کی تخصیص نہیں اگرچہ الفاظ حدیث میں جو ایک زائد فضیلت ہے اُس کا انکار بھی صحیح نہیں مولانا رومی نے ایسے ہی موقع پر کیا خوب کہا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے

فارسی سے عربی اچھی ہے ضرور — کہیے لیکن فارسی ہی اے حضور
عشق کو فارسی عربی سے کیا — عشق خود ہے سوز بانیں بولتا
مہکتی خوشبو ہے اس دلبر کی جب — یہ زبانیں گنگ رہ جاتی ہیں سب

مجموعہ مناجات مقبول سے چند مفید دعائیں اصل عربی مع نظم اردو کے

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ

اے خدا اے خالق ارض و سما — اے خدا اے مالک روز جزا — ہے تو ہی دنیا میں میرا کارساز — اور تو ہی ہے آخرت کا کارساز

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَیْنٍ

موت دے یارب مجھے اسلام پر — اور مجھکو صالحوں کے ساتھ کر — دے وہ ٹھنڈک آنکھ میں ذوالجلال — اور وہ نعمت نہ ہو جسکو زوال

لَا تَنْقَطِعُ وَالرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ

رکھ رضامند اپنی خواہش پر مجھے — کر نہ دے حرص و ہوا مضطر مجھے — بعد مرنے کے بھی راحت ملے — اور تیرے دیدار کی لذت ملے

وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ مِنْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ بَعْدَ الْمَمَاتِ

کر عطا اپنا مجھے شوق لقا — دین و دنیا کی خرابی سے بچا — اور دلیل ایمان کی دلکو مرے — یا الٰہی مرتے دم سکھلا تو دے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَثَقِّلْ

مغفرت میری کر اے رب غفور — اور کر دے مجھکو تو شیطاں سے دور — دے مجھے ہر ایک بند میرا چھڑا — کر مجھے قید معاصی سے رہا

مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی

پلہ میری نیکیوں کا اور ثواب — کر دے بھاری ہے اور بڑھا — جنت طبقہ اعلیٰ میں دے مجھکو جگہ — مجلس الامین میں مجھکو جگہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاءِ وَنُزُلَ

چاہتا ہوں میں تیرے فضل سے کامیابی میری قسمت میں ملے اور شہیدوں کی طرح اے مستعان

الشُّهَدَاءِ وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الْاَنْبِیَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ

کر مجھے اپنا معزز میہمان خوش نصیبوں کا سا مجھکو عیش دے۔ زندگی میری فراغت سے کٹے۔ اور مجھے پیغمبروں کا ساتھ دے کر دشمنوں

اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ

تو ہی سن لیتا ہے بندوں کی دعا کر لے مقبول اے خدا میری دعا عیش تو یارب ہے عیش آخرت دے مجھے وہ عیش اور کر مغفرت

اَحَبَّ الْاَشْیَاءِ اِلَیَّ وَاجْعَلْ خَشْیَتَکَ اَخْوَفَ

دے مجھے اپنی محبت اسقدر ہر محبت سے یہی ہو بیشتر اور محبت ہی سے تیری غمی سب سے بڑھ کر ہو مجھے وابستگی

الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا

دے مجھے خوف اپنا سب سے بیشتر سب سے بڑھکر ہو مجھے تیرا ہی تیرے ملنے کا ہو شوق اتنا مجھے کر دے جو دنیا سے بے پروا مجھے

بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْیُنَ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَاهُمْ فَاَقْرِرْ

اور ہیں دنیا کی جتنی حاجتیں بھول جاؤں سب کو میں شوق میں جسطرح دنیا سے دنیا دار کی ٹھنڈی کرتا ہے تو آنکھیں اے غنی

عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِکَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ

کر میری آنکھوں کو بھی ٹھنڈک عطا بندگی سے اپنی اے رب العلا موت کی سختی میں اور سکرات میں جب رہیگا شیطان لگا گھاتیں

اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

کل گناہوں سے میرے تو درگذر اور مجھ پر رحم اے رحمٰن کر تیرے سب بندوں میں جو بندے ہیں نیک تیرے سب بندوں میں ہیں خاص اور نیک

حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ

مجھ کو بھی یارب ہے ساتھ انکا نصیب ان سے کر دے اے خدا مجھکو قریب مرتے دم اور قبر میں وقت سوال حسبی اللہ رب ہے فضل والا جلال

الْمِیْزَانِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰهُ

تولے جائیں گے عمل میزان میں جب پل پہ جب چلنے لگیں گے لوگ سب ہر جگہ ہر حال میں اور ہر نفس حسبی اللہ ہے مجھے اللہ بس

لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

ہے وہی معبود برحق اور خدا اور اسی پر بس بھروسہ ہے مرا اور وہی ہے صاحب عرش عظیم ہے وہی غفار و ستار و رحیم

قد تمّ ما اردناہ بتوفیقہ تعالیٰ لیلۃ المعراج النبوی صلی اللہ علیٰ صاحبہ وسلم سنہ ۱۳۲۷ھ وللہ الحمد